REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP. 23.

جلد ۴۱

شمارہ ۱، ۲، ۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

قائم مقام ایڈیٹر
محمد کریم الدین شاہد

نائب ایڈیٹر
قریشی محمد فضل اللہ
محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرون ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

۲۵، ۲۴، ۱۰؍جمادی الثانی/رجب ۱۴۱۲ ہجری ۲، ۹، ۱۶؍صلح ۱۳۷۱ ہش ۲، ۹، ۱۶؍جنوری ۱۹۹۲ء

اخبار احمدیہ

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ حضور صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت فرمانے کے بعد مورخہ ۱۴؍جنوری کو مع افراد قافلہ صبح ساڑھے دس بجے قادیان سے واپس لندن کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل تمام ساکنین قادیان و مہمانان کرام نے مسجد مبارک کے گیٹ سے مدرسہ احمدیہ کے صحن تک لائن میں کھڑے ہو کر الوداع کہا۔ حضور انور نے سب احباب سے ازراہ شفقت مصافحہ فرمایا۔ مستورات نے گیٹ کے اندر گرلز ہائی سکول کے احاطہ تک کھڑے ہو کر حضور انور کو الوداع کہا۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سرزمین ہند میں ورودِ مسعود

صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء میں شرکت کی غرض سے حضور انور کا تاریخ ساز سفر

چوالیس سال کی طویل مدت کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کا بابرکت "نزول در قادیان"

رپورٹ مرتبہ مکرم مشہود الحق صاحب بوساطت وکالت تبشیر لندن

لندن سے روانگی

مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۹۱ء بروز اتوار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاریخی صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت فرمانے کی غرض سے ساڑھے پانچ بجے مسجد فضل لندن سے ہیتھرو ائرپورٹ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ مشن ہاؤس لندن میں حضور انور کو الوداع کہنے کی غرض سے کثیر تعداد میں افراد جماعت جمع تھے حضور پُرنور نے احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور خواتین کو الوداعی سلام کہہ کر اجتماعی دعا کرائی۔

اس تاریخی سفر میں سینتالیس افراد کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ہر فرد قافلہ اپنی اس خوش بختی اور سعادت پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات سے لبریز تھا۔ حضور انور جب ائرپورٹ کے ٹرمینل پر تشریف لائے تو جہاز [illegible] کی رسمی کارروائی [illegible] برٹش ائرویز کے [illegible] طیارہ کی فلائٹ BA 1147 کے ذریعہ دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔ طیارے کی پرواز کا وقت پونے آٹھ بجے تھا جبکہ بعض وجوہات کی بناء پر طیارہ سوا نو بجے روانہ ہوا۔

اس تاریخ ساز سفر میں حضور اقدس کے افراد خاندان میں سے حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، صاحبزادی یاسمین رحمان مونا صاحبہ، صاحبزادی عطیۃ المجیب طوبیٰ صاحبہ، صاحبزادی فائزہ صاحبہ، صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، عزیزم مرزا عثمان احمد، عزیزم مرزا عدنان احمد، عزیزہ نداء النصر، صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ، صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب، عزیزم مرزا حسن رضا، عزیزم مرزا جلال احمد، عزیزہ ملیحہ صباحت احمد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ تھے۔

دفتری امور کی انجام دہی کے لئے حسب ذیل افراد کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قافلہ میں شامل فرمایا۔ مکرم نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم ہادی علی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ مکرم بشیر رفیق خان صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف۔ ملک اشفاق احمد صاحب عملہ حفاظت۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل افراد کو اس تاریخی سفر میں آفیشل قافلہ کے ممبر کے طور پر شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خالد نبیل ارشد صاحب۔ ملک شاہد محمود صاحب۔ مرزا عبدالرشید صاحب۔

اس آفیشل قافلہ کے بعض ممبران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق انتظامی امور کی انجام دہی کے لئے ۱۰؍دسمبر سے قبل قادیان روانہ ہو چکے تھے جن میں میجر محمود احمد صاحب چیف سیکورٹی آفیسر اور آفتاب احمد خان صاحب امیر یو۔کے اور چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ شامل ہیں۔ جبکہ قافلہ کے دو ممبر محمود احمد صاحب گلزار بعد میں دہلی اور چوہدری رشید احمد صاحب انچارج پریس اینڈ پبلیکیشن سیکشن قادیان پہنچے۔ اسی طرح جسوال برادران پر مشتمل ویڈیو ٹیم جس میں سعید جسوال صاحب، وسیم جسوال صاحب اور محمد احمد جسوال صاحب شامل ہیں ۱۵؍دسمبر سے قبل قادیان روانہ ہوئے۔

اس تاریخی سفر کے سلسلہ میں ٹکٹس اور سیٹوں کی بکنگ سے متعلق امور ملک شاہد محمود صاحب نے احسن رنگ میں انجام دیئے۔ سامان قافلہ کے انتظام کے سلسلہ میں مشہود الحق صاحب کو انچارج مقرر کیا گیا۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل اراکین قافلہ پر مشتمل ٹیم نے اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کیا۔ خالد نبیل ارشد صاحب لندن۔ عبدالمجید کھوکھر صاحب ناروے۔ نثار یوسف صاحب سویڈن۔

دہلی میں آمد اور استقبال

برٹش ائرویز کا طیارہ اگلے روز ۱۶؍دسمبر کو ہندوستان کے وقت کے مطابق گیارہ بجے فضائی مستقر پر اترا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، مکرم سید [illegible] صاحب سابق ڈی آئی جی بہار اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے اہل خانہ کا استقبال کیا۔ امیگریشن اور سامان کی کلیرنس کی کارروائی کے دوران حضور انور مع اہل خانہ ائرپورٹ کے [illegible] لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ ازیں اثنا

میرزا محمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

مکرم سید فضل احمد صاحب اور ان کے بیٹے سید طارق احمد صاحب نے مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی (ناظر امور عامہ قادیان) و مکرم محمود صاحب نے ہینگر سٹس اور سامان کی پیکنگ کے لئے خدمات سرانجام دیں۔ جماعت احمدیہ دہلی نے تمام اراکین قافلہ کی مشروبات سے تواضع کی۔ تمام مراحل کے سرانجام پانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ائیرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کے ایک دوست سردار ہرست سنگھ آف جرمنی (جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انتہائی محبت و عقیدت کا تعلق رکھتے ہیں) کے بھائی ہردیال سنگھ صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پر گلاب اور دوسرے پھولوں کی پتیاں نچھاور کرکے حضور انور کو دہلی میں خوش آمدید کہا اور اپنی کار ہنڈا اکارڈ ماڈل ۱۹۹۱ مع ڈرائیور استعمال کے لئے پیش کی۔

دہلی ائیرپورٹ پر قادیان اور ربوہ سے حسب ذیل افراد نے حضور انور کا استقبال کیا
مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ربوہ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ربوہ۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ربوہ۔ مکرم سلطان محمود انور صاحب ربوہ۔ مکرم جمیل الرحمن رفیق صاحب ربوہ۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ربوہ۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کراچی۔ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی۔ مکرم مبارک احمد بیرسٹر صاحب کراچی۔ مکرم منیر احمد صاحب خادم قادیان۔ مکرم منظور احمد صاحب گجراتی قادیان۔ مکرم سید منصور احمد صاحب قادیان۔ مکرم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب قادیان۔ مکرم محمود احمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی۔ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب لاہور۔ مکرم چیئرمین اعجاز نصر اللہ صاحب لاہور اور مکرم میر مسعود احمد صاحب ربوہ۔ مکرم محمد انعام غوری صاحب قادیان۔

ائیرپورٹ سے حضور انور مذکورہ بالا کار میں دہلی کی احمدیہ مسجد بیت الہادی میں تشریف لائے جس کی بلڈنگ کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ WELCOME اور LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE کے الفاظ خوبصورت گتے کی پلیٹوں پر پھولوں سے تحریر کئے گئے تھے۔

دہلی کی احمدیہ مسجد میں پانچ صوبوں کے امراء اور دہلی کی مقامی جماعت کے علاوہ ملکی اور بہت سی جماعتوں کے نمائندگان افراد (جن کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل تھی اور جو مختلف انتظامات میں ہاتھ بٹانے اور خدمت خلق کی ڈیوٹیوں کی غرض سے آئے تھے) نے پرتپاک اور والہانہ انداز میں اسلام احمدیت، حضرت محمد مصطفیٰ، مرزا غلام احمد کی جے اور بعض دیگر پُرجوش نعروں کے ساتھ حضور انور کا پُرجوش استقبال کیا۔

دہلی مسجد پہنچنے کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد میں تشریف لائے جہاں حضور کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر قصر ادا کی گئیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران قافلہ اور دیگر جملہ مہمانان کرام کے قیام و طعام کے انتظامات کے جائزہ کے لئے منتظمین سے استفسار فرمایا اور اس سلسلہ میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور اپنی قیامگاہ میں جو کہ دہلی مشن ہاؤس میں بالائی منزل پر ہے تشریف لے گئے۔ دوپہر کے کھانے اور آرام کے بعد حضور انور ساڑھے پانچ بجے دفتر میں تشریف لائے اور ۱۲۰ افراد کو ملاقات کا شرف بخشا۔

بعد ازاں دیگر دفتری کاموں کے بعد شام ساڑھے سات بجے نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ حضور انور نے نماز عشاء قصر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کے قیام و طعام کے بارہ میں منتظمین سے دریافت فرمایا۔ پہلے سے کئے گئے انتظام کے تحت مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب، مکرم چیف سیکیورٹی آفیسر صاحب، نیز مکرم مشتاق احمد صاحب، محمود احمد خان صاحب (افسر حفاظت)، مرزا عبدالرشید صاحب اور مسعود احمد صاحب سوبازار نے مشن ہاؤس میں ہی قیام کیا جبکہ باقی اراکین قافلہ کے لئے رہائش کا ہوٹل "راج دوت" میں انتظام تھا۔ چنانچہ وہ اسی ہوٹل میں مقیم ہو گئے۔ مہمانوں کے طعام کا انتظام مسجد کے ساتھ والے جانب گراسی پلاٹ میں شامیانہ لگا کر کیا گیا تھا۔ کھانا پکانے کے سلسلہ میں مکرم مولوی برہان احمد ظفر صاحب مبلغ بمبئی نے اور کھانا سرو کرنے کے سلسلہ میں مولوی حمید الدین صاحب شمس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ محنت سے ڈیوٹی ادا کی۔

۱۸ دسمبر ۱۹۹۱ء

دہلی میں ۱۸ دسمبر کو صبح چھ بجکر بیس منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھائی۔ سردار ہردیال سنگھ صاحب نے اپنی طرف سے اراکین قافلہ کے لئے ناشتہ بھجوایا۔ صبح ساڑھے سات بجے حضور اقدس اجتماعی دعا کے بعد تاریخی مقامات میں سے سکندرہ، فتح پور سیکری اور آگرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ قافلہ میں تین کاروں، ایک وین اور ایک منی بس کے علاوہ انڈین سیکیورٹی گارڈز کی ایک کار بھی شامل تھی۔

راستے میں تقریباً سو کلومیٹر کے فاصلہ پر حضور انور و اراکین قافلہ کچھ دیر کے لئے ایک تفریحی مقام پر رکے جہاں پر ایک سپیرا اور بندر کا تماشا دکھانے والا بھی موجود تھا۔ حضور نے بندر والے کو نصیحتاً فرمایا کہ وہ اپنے بچے کو (جو اس کے ساتھ ہی گلے میں سانپ لپیٹے کھڑا تھا) تعلیم سے محروم رکھ کر ایسے کاموں میں نہ لگا دے۔ حضور ایدہ اللہ کے نواسے عزیز مرزا عثمان احمد نے یہاں پر ہاتھی کی سواری بھی کی۔ اسی جگہ پر ایک معزز جرمن جو کسی کانفرنس میں شرکت کے لئے انڈیا آئے ہوئے تھے حضور کی شخصیت سے بیحد متاثر ہوئے۔ اور اس بات کا اظہار کیا کہ اگر حضور اقدس انہیں مصافحہ کا شرف بخشیں تو اسے وہ اپنی خوش قسمتی تصور کریں گے چنانچہ حضور اقدس جو کار میں تشریف فرما ہو چکے تھے کار سے باہر تشریف لائے اور مصافحہ کا شرف بخشا۔ جرمن دوست نے اپنا تعارف کرایا اور اپنی طرف سے حضور اقدس کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی میں جماعت احمدیہ کے مختلف مشن ہاؤسز کے بارہ میں انہیں بتایا۔

یہاں سے روانہ ہو کر تقریباً پونے گیارہ بجے قافلہ سکندرہ پہنچا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں شہنشاہ اکبر کی قبر کے علاوہ اس کا محل اور اس کی علی الترتیب مسلمان، ہندو اور عیسائی بیویوں کے لئے تیار کردہ مسجد، مندر اور گرجا بھی موجود تھا۔ ایک لوکل گائیڈ جسے اس جگہ سے متعلق تمام تاریخی معلومات ازبر یاد تھیں، نے حضور اقدس کے ہمراہ چلتے ہوئے ان تمام تاریخی نوعیت کے مقامات کی ساتھ ساتھ تفصیل بیان کرتے ہوئے سیر کروائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذاتی کیمرے سے خود بھی بعض تصاویر اتاریں (جن میں ان تاریخی مقامات کے نظارے اپنے اہل خانہ اور قافلہ میں شریک افراد کی تصاویر بھی شامل ہیں)۔

قافلہ سکندرہ سے ساڑھے بارہ بجے روانہ ہو کر سوا ایک بجے فتح پور سیکری پہنچا۔ اس جگہ پر بھی ایک لوکل گائیڈ نے تمام تر تفاصیل بیان کرتے ہوئے حضور اقدس کو تاریخی مقامات دکھائے۔

یہاں پر حضرت سلیم الدین چشتیؒ کا مزار بھی ایک خانقاہ میں موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہ بزرگ تھے جن سے اکبر بادشاہ کو بیحد عقیدت تھی اور انہی کی دعا سے اکبر کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اکبر نے اسی بزرگ کے نام پر سلیم الدین رکھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیم الدین کے مزار پر دعا کی۔

حضور اقدس اور دیگر اراکین قافلہ نے دو بجے دوپہر کا کھانا فتح پور سیکری میں کھایا۔ کھانے سے فراغت کے بعد حضور اقدس نے نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد قافلہ آگرہ کے لئے روانہ ہوا۔ تقریباً چار بجے سہ پہر قافلہ آگرہ پہنچا۔ اس جگہ پر بھی ایک لوکل گائیڈ موجود تھا جس نے تاج محل آگرہ کے متعلق تاریخی تفصیلات بیان کرتے ہوئے سیر کرائی۔ حضور انور نے جگہ جگہ اپنے کیمرے سے تصاویر لیں۔ نور جہاں کی قبر پر بھی حضور انور نے دعا کی۔ شام ساڑھے چھ بجے آگرہ سے چل کر دس بجے دہلی واپسی ہوئی۔ حضور اقدس نے واپس آکر نماز مغرب و عشاء قصر پڑھائیں اور اس کے بعد اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء

۱۹ دسمبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیدائش کا دن بھی ہے۔ اس روز نماز فجر چھ بجکر ... منٹ پر ادا کی گئی۔ ادائیگی نماز و ناشتہ سے فراغت کے بعد حضور انور اور اراکین قافلہ تغلق آباد میں غیاث الدین تغلق اور محمد بن تغلق کے قلعہ کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا قلعہ ہے جو ساڑھے چھ کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اس وسیع و عریض قلعہ کو غیاث الدین تغلق نے ۱۳۲۳ء میں چار سال کے مختصر عرصہ میں تیار کروایا تھا۔ یہ وہ قلعہ ہے جس کی حضرت مسیح موعودؑ نے بھی سیر کی تھی اور اس کا ذکر آپ کی کتاب "سیرۃ المہدی" میں ملتا ہے۔ اس قلعہ میں غیاث الدین تغلق اور محمد بن تغلق کی قبریں بھی موجود ہیں۔ حضور نے ان قبروں پر دعا کی۔

قطب مینار کی سیر

غیاث الدین تغلق اور محمد بن تغلق کے قلعہ کی سیر کے بعد حضور اقدس بمعہ قافلہ قطب مینار دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہاں بھی لوکل گائیڈ نے تفصیل کے ساتھ اس کا تعارف کرایا۔ حضور ایدہ اللہ نے مختلف مقامات پر اپنے کیمرے سے تصاویر بھی لیں

عماروں پر کندہ قرآن کریم کی آیات کو بغور ملاحظہ فرمایا۔ گائیڈ نے اس جگہ پر پائی جانے والی قدیمی مسجد جس کے صرف آثار باقی تھے کے متعلق جب بیان کیا کہ مسجد کی جہت قبلہ درست نہیں ہے تو حضور اقدس نے فرمایا کہ یہ درست معلوم نہیں ہوتا چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب اور مکرم مقصود الحق صاحب کو پیمائش کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ پیمائش کے بعد حضور اقدس کا اندازہ درست ثابت ہوا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ علائی گھنٹی کے شرقی جانب امام ضامن کی قبر پر تشریف لے گئے اور یہاں پر ایک حضور نے اس جگہ پر قدیم زمانہ میں بنائی گئی دھوپ گھڑی کو بھی دیکھا جو اب بھی کام کرتی ہے اور سایہ کے ذریعہ درست وقت بتاتی ہے۔

قطب مینار کی سیر کے بعد حضور اقدس مع اراکین قافلہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مزار پر تشریف لے گئے جہاں تنگ گلیوں کی وجہ سے بہت ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیدل سفر کیا۔ اس مزار پر حضور نے کافی لمبی دعا کی اور واپس پر راستے میں موجود تمام فقیروں (جن کی تعداد ایک سو کے قریب تھی) کے لئے مکرم نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری کو کچھ رقم دینے کے لئے ارشاد فرمایا۔

دوپہر ۱ بجے یہاں سے احمدیہ مسجد دہلی کے لئے واپسی ہوئی۔ ان مقامات کی سیر کے دوران انڈین پولیس کے جوان حفاظت کی غرض سے ہمراہ رہے۔ احمدیہ مسجد دہلی میں نماز ظہر و عصر (قصر) جمع کرکے ادا کی گئیں اور شام کو بعد ادائیگی نماز مغرب و عشاء محفل سوال و جواب کی صورت میں مجلس عرفان منعقد ہوئی۔

دہلی سے امرتسر کو روانگی

۱۹ دسمبر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و دیگر اراکین قافلہ کو حسب پروگرام دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز امرتسر روانہ ہونا تھا مگر شدید دھند کی بنا پر گذشتہ تین روز سے امرتسر سے دہلی کے لئے تمام فلائٹس کینسل ہو چکی تھیں۔ چنانچہ بذریعہ ٹرین روانگی کا پروگرام طے پایا اس غرض سے شان پنجاب ایکسپریس میں ۹۰ سیٹوں پر مشتمل ایک خصوصی اضافی بوگی لگوائی گئی۔ ٹرین کو دہلی ریلوے اسٹیشن سے امرتسر کے لئے ۶-۳۰ پر روانہ ہونا تھا۔ حضور اقدس ساڑھے چھ بجے اسٹیشن پر تشریف لائے۔ لندن سے دہلی تک حضور اقدس کی معیت میں سفر کرنے والے قافلہ کے علاوہ مختلف ممالک سے صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے والے افراد وفود کے شامل ہو جانے سے کل تعداد ۸۰ ہو گئی۔ علاوہ ازیں ۵ سرکاری پولیس کانسٹیبلز بھی اس قافلہ کے ہمراہ تھے۔ جماعت احمدیہ دہلی اور دور و نزدیک کی جماعتوں سے آئے ہوئے ۵۰ سے زائد احباب حضور کو الوداع کہنے کی غرض سے اسٹیشن پر موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قریباً پندرہ منٹ تک ٹرین کے دروازہ میں کھڑے رہے۔ حضور کی بابرکت پُرنور شخصیت سے متاثر ہو کر ایک سکھ حضور کی خدمت میں آگے بڑھ کر حاضر ہوا اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے پوچھنے لگا کہ امن کب آئے گا؟ حضور نے فرمایا میری بھی یہی خواہش ہے کہ امن قائم ہو اور میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔

اجتماعی دعا کے بعد پونے سات بجے گاڑی روانہ ہونے پر احباب جماعت نے فلک شگاف نعرے اور محبت بھری نمناک نگاہوں سے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا اور حرکت کرتی ہوئی ٹرین کے ہمراہ والہانہ انداز میں ہاتھ ہلاتے ہوئے اس وقت تک ٹرین کے ساتھ دوڑتے رہے جب تک پلیٹ فارم ختم نہ ہو گیا۔ حضور اقدس بھی تمام وقت گاڑی کے دروازہ میں کھڑے خدام کی اس والہانہ محبت کے اظہار کا جواب ہاتھ ہلا ہلا کر دیتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور اراکین قافلہ کے علاوہ جن افراد جماعت کو دہلی سے امرتسر تک سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ان کی ملک وار تفصیل یوں ہے:۔

انگلستان ۲۵۔ سنگاپور ۲۲۔ جرمنی ۱۱ ہالینڈ ۵۔ سویڈن ۴۔ ناروے ۳۔ پاکستان ۳۔ ماریشس ۲۔ انڈیا ۲ اردن ۱۔ بیلجیئم ۱۔ امریکہ ۱۔

اس سفر میں شامل ہونے والے احباب میں سے حسب ذیل امراء جماعت شامل تھے۔ آفتاب احمد خان صاحب امیر یو کے۔ طٰہٰ قزق صاحب امیر اردن، چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر لاہور، کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب امیر بیلجیئم اور مشہود الحق صاحب امیر سویڈن۔

شان پنجاب ایکسپریس براستہ پانی پت، انبالہ، جالندھر اور لدھیانہ سے ہوتی ہوئی اڑھائی بجے بعد دوپہر امرتسر پہنچی۔ امرتسر کے ریلوے اسٹیشن پر وہاں کے ڈی سی اور ایس پی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے موجود تھے۔ حضور انور ان دونوں افراد سے چند منٹ گفتگو فرماتے رہے۔ امرتسر کے ڈی سی اور ایس پی حضور کو امرتسر سے قادیان جانے والی ٹرین تک پہنچا کر بعد اجازت لے کر رخصت ہوئے۔

امرتسر کے سٹیشن پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور بعض دیگر افراد جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کیلئے پہلے سے ہی موجود تھے۔ جس ٹرین میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے امرتسر سے قادیان کے لئے روانہ ہونا تھا۔ اس کی روانگی کا وقت چار بجے سہ پہر تھا۔

گذشتہ ڈیڑھ دو سال سے یہ ٹرین بند تھی۔ حکام نے اس تاریخی جلسہ کی وجہ سے اسے دوبارہ جاری کرنے کی اجازت دی تھی۔

اس جگہ ایک تاریخی اتفاقی پہلو یہ بھی ہے جو احباب کی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے اگلے روز یعنی ۱۹ دسمبر ۱۹۲۸ء کو پہلی بار ٹرین قادیان آئی تھی اور آج یہ ٹرین جس پر حضور کو قادیان تک سفر کرنا تھا کافی عرصہ کے تعطل کے بعد پہلی بار ۱۹ دسمبر کو ہی قادیان جا رہی تھی۔ دہلی سے قادیان تک سفر میں حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ نہیں تھیں۔ حضرت بیگم صاحبہ بوجہ درد پتہ سفر نہ کر سکتی تھیں اس لئے دلی میں ہی ٹھہر گئیں۔ مرزا سفیر احمد صاحب بمعہ فیملی بھی حضرت بیگم صاحبہ کے پاس دلی میں ہی ٹھہرے رہے۔

کوئلہ کے انجن سے چلنے والی "میل ٹرین" امرتسر سے قادیان کے لئے سوا چار بجے روانہ ہوئی ٹرین کی روانگی سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تقریباً نصف گھنٹہ قبل ٹرین کے دروازہ میں کھڑے رہے اور حضور پُرنور کی جاذب اور پُرکشش شخصیت کو ایک نظر دیکھنے کے لئے سٹیشن پر ہجوم کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔

ٹرین آہستہ رفتاری سے مسافت طے کرتی ہوئی بٹالہ پہنچی جہاں پر ایڈیشنل ڈی سی اور ایس ڈی ایم بٹالہ نے حضور پُرنور کا استقبال کیا اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے ان دونوں معززین سے چند منٹ گفتگو فرمائی۔

بٹالہ سے یہ ٹرین روانہ ہوئی اور بالآخر قادیان کی مقدس بستی کے قریب پہنچی تو حضور پُرنور کی خواہش کے مطابق اس جگہ پر روک دی گئی جس مقام سے منارۃ المسیح دکھائی دینے لگتا ہے۔ چنانچہ حضور پُرنور گاڑی کے دروازہ میں تشریف لے آئے اور فضاء نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی چند لمحوں کے لئے حضور اقدس کی دیدار قادیان سے جبکہ قرب قادیان منارۃ المسیح پر روشنیوں کی وجہ سے منارۃ المسیح جو کہ شام کے گھپ اندھیرے میں روشنیوں سے بقعہ نور بنا ہوا اور انتہائی دلچسپ نظر آرہا تھا کو دیکھنے کے لئے حضور پُرنور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے جس پر تمام شرکاء سفر بھی حضور کے ساتھ دعا میں شامل ہو گئے۔ دعا کے بعد اراکین قافلہ اور دیگر شرکاء سفر نے پُرجوش نعرے لگانے شروع کئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان دارالامان اور درویشان قادیان کے نعرے لگانے کی ہدایت فرمائی جس پر فضا ان نعروں سے گونج اٹھی۔

چند لمحوں بعد قریباً سات بجے شام ٹرین قادیان کے ریلوے سٹیشن پر آرکی اور بالآخر چوالیس سال کی طویل انتظار کے بعد وہ تاریخی لمحات آن پہنچے جب قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین پر خلیفۃ المسیح نے اپنے مبارک قدم رکھے۔

قادیان کے ریلوے سٹیشن پر استقبال کے لئے ایک ہجوم اکٹھا تھا جس کی محبت و وارفتگی قابل دید تھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹرین سے باہر تشریف لائے تو حسب ذیل افراد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ ربوہ۔ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ملک صلاح الدین صاحب صدر وقف جدید قادیان۔ مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وکیل التصنیف ربوہ۔ نیز قادیان کی انجمن احمدیہ کے دیگر ناظران و کارکنان وغیرہ۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جونہی قدم ٹرین سے باہر رکھا قادیان کی فضاء فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ ایک ایسا سماں تھا جس کو الفاظ کا جامہ پہنانا مشکل ہے۔ ہر شخص فرط مسرت سے دیوانہ تھا۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان ریلوے سٹیشن کے ہال میں تشریف لائے تو یہاں پر پُرجوش نعروں سے حضور اقدس کا استقبال کیا گیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہاں تشریف رکھنے

بقیہ اخبار احمدیہ :-

ملاقات کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی جدائی میں رقت طاری تھی۔ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کی گونج میں حضور انور کا قافلہ روانہ

۱۷/ جنوری بوقت ۱ بجے حضور انور بخیریت لندن مشن پہنچ گئے۔ احباب کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر رہے اور ہمیشہ روح القدس سے تائید فرمائے آمین۔

رکنے کے بعد کاروں کے ایک لمبے قافلہ کی صورت میں دارالمسیح کی جانب روانہ ہوئے۔ قادیان دارالامان کو اہل قادیان نے حضور اقدس کی آمد کی خوشی میں دلہن کی طرح سجایا ہوا تھا۔ رنگ برنگی چمکدار خوبصورت جھنڈیوں اور قمقموں سے راستے مزین تھے۔ اور جا بجا استقبالیہ بینر لگے ہوئے تھے۔ حضور پر نور ایوان خدمت کے قریب کار سے اترے اور احباب جماعت جو ایک رو میں ایستادہ تھے حضور کے استقبال کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ قادیان میں استقبالیہ تقاریب کے لئے ایک کمیٹی مکرم محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر عمومی و صدر کمیٹی کی سرکردگی میں قائم کی گئی تھی جس کے ممبر مکرم محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت تھے۔ ان کے زیر انتظام حضور انور کا پُر تپاک خیر مقدم کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر ایک خاص خوشی کی کیفیت طاری تھی جس کا الفاظ میں بیان ممکن نہیں۔ حضور اقدس پیدل چلتے ہوئے دارالمسیح پہنچے اور اقم طاہر والے مکان میں مع اہل خانہ قیام پذیر ہوئے۔

حضور اقدس نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز مغرب کی پہلی رکعت میں الحمد للّٰہ رب العالمین اور اسی طرح ایاک نعبد و ایاک نستعین تین بار پڑھی۔ ابھی سورۃ فاتحہ کی تلاوت شروع ہوئی تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز بھر آگئی۔ ساری نماز ہی انتہائی سوز میں ڈوبی ہوئی تھی۔ مغرب کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ الزلزال کی تلاوت فرمائی۔ دلوں کی زمین تو پہلے ہی مرتعش تھی اس پر سورۃ الزلزال کی تلاوت عجیب کیفیت پیدا کر رہی تھی دوسری رکعت میں سورۃ النصر کی تلاوت فرمائی۔ نماز عشاء میں جو کہ جمع کی گئی پہلی رکعت میں آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں ... اذا جعلنا ... کی تلاوت فرمائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ گھر تشریف لے گئے۔ اسی گھر کے

مطبخ جہاں میں باورچی خانہ میں محمد اسلم شاد صاحب منگلا پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کے زیر انتظام حضور ایدہ اللہ کے طعام کا انتظام تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور افراد خاندان کے کھانا پکانے کی سعادت سراج دین صاحب باورچی آف ربوہ کو نصیب ہوئی۔

۲۰/ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعہ قادیان

دارالامان پہنچنے کے اگلے روز حضور اقدس نے نماز فجر صبح چھ بجکر بیس منٹ پر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور سب سے پہلے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول، اپنی والدہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ نیز حضرت میر محمد اسحاق صاحب، حضرت میر محمد اسماعیل صاحب، حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب، حضرت نانی جان، حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی قبروں پر دعا کی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احاطہ خاص سے باہر تشریف لے آئے اور موصیان کے یادگاری کتبوں کو جو مختلف سائز کے تھے دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک ہی سائز کے ہونے چاہئیں۔ اس کے بعد آپ نے اپنے نانا جان کی قبر کے بارہ میں دریافت فرمایا تو فوری طور پر اس وقت معلوم نہ ہو سکی۔

بہشتی مقبرہ سے نکل کر ناصر آباد سے گذر کر مردانہ جلسہ گاہ کے پاس سے عام قبرستان میں گئے جہاں بچپن میں فوت ہونے والے اپنے بھائیوں طاہر احمد اور مظہر احمد کی قبروں کے متعلق حضور نے استفسار فرمایا اور ان پر دعا کی۔ اس کے بعد مرزا وسیم احمد صاحب اور مرزا منیر احمد صاحب، مرزا خورشید احمد صاحب کے بھائی کی قبر پر دعا کی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیوت الحمد کالونی کے پاس سے گزرتے ہوئے مولوی عبد المغنی صاحب، ملک بشیر احمد صاحب درویش کے گھروں

کی درمیانی سڑک سے گذرتے ہوئے دارالانوار میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کوٹھی "دار الحمد" تشریف لے گئے اور اس کوٹھی کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے گذرے یہ کوٹھی آج کل دانا پراب دیال کی والدہ اور ماموں حسرت صاحب کے نام پر ہے اور ان کی ملکیت میں ہے باغ والا حصہ دیکھتے ہوئے حضور سید ولی اللہ شاہ صاحب، سید عزیز اللہ شاہ صاحب اور سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے مکانوں اور عبد الرحیم صاحب درد کے مکانوں کی درمیانی سڑک سے گذرتے ہوئے واپسی پر سید ناصر شاہ صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ اسی طرح سے بشیر احمد صاحب بانگروی درویش کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ ان کی ایک بچی مسز جو لندن میں مقیم ہیں، حضور کی خدمت میں پہنچی تھی کہ حضور جب قادیان تشریف لے جائیں تو ان کے گھر بھی تشریف لے جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاندان کی ذات کی اس موقعہ پر حضور کی صاحبزادیاں حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ تھیں۔ یہاں سے حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کے گھروں کے قریب سے گذرتے ہوئے ۸ بجے احمدیہ چوک میں پہنچے اور وہاں سے دارالمسیح تشریف لے آئے۔ گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ دفتر میں تشریف لائے اور دفتری امور سرانجام دیئے۔ ایک بجے دوپہر جمعہ کی پہلی اذان ہوئی۔ ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور اقدس مسجد اقصیٰ تشریف لائے۔ منبر مسجد اقصیٰ کے بیرونی برآمدے میں درمیانی محراب کے عین وسط میں رکھا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے عین اسی جگہ رکھا جائے جہاں یہ پہلے ہوتا تھا۔ چنانچہ اسے خدام نے اٹھا کر تھوڑا سا دائیں جانب اس ستون کے ساتھ کر دیا جہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں ہوتا تھا اور آپ اس پر خطبات و خطابات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

حضور انور اس منبر پر تشریف لائے اور آواز کے متعلق دریافت فرمایا کہ مسجد مبارک میں جہاں مستورات خطبہ سننے اور نماز پڑھنے کے لئے جمع ہیں وہاں آواز پہنچ رہی ہے کہ نہیں معلوم ہوا کہ آواز نہیں پہنچ رہی۔ چنانچہ منتظمین نے فوری طور پر لاؤڈ سپیکر وغیرہ کو درست کیا اور یہ انتظام خدا کے فضل

سے بخیر و خوبی کام کرنے لگا۔

دو بجے دوسری اذان ہوئی جو مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے درویش نے دی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سعادت ہے کہ اس نے ۴۴ سال کے لمبے عرصہ کے بعد خلیفۃ المسیح کو اس جگہ جمعہ پڑھانے کی توفیق دی۔ یہ غیر معمولی سعادت کا لمحہ ہے خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو اس جلسہ میں شمولیت کر رہے ہیں۔ جو لوگ جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں ان کو بھی اور یہاں رہنے والے درویشوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ یہاں کے حالات مختلف ہونے چاہئیں۔ اپنا وقت دعاؤں میں گذاریں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو یاد کر کے کثرت سے درود پڑھیں آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی برادران کا شکریہ ادا کیا کہ جن کی کوششوں سے اس خطبہ جمعہ کو کئی ممالک میں براہ راست سنا جا رہا ہے۔

۲۱/ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ نماز فجر ۶ بجکر بیس منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعود کے مزار پر اور قطعہ خاص میں بعض دیگر قبروں پر دعا کی۔ حضور اقدس کی صاحبزادیاں بھی ہمراہ تھیں۔ قطعہ خاص سے باہر نکل کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب کی قبر پر دعا کی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ سے باہر تشریف لائے اور ناصر آباد سے ہوتے ہوئے منتظمہ تعمیرات الحمد کے مکانوں کا معائنہ کیا۔ ... کی طرف سے تعمیر کروائے جا رہے گیسٹ ہاؤس کا افتتاح ... فرمایا۔ یہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مکان میں اندر تشریف لے گئے اور اسی کے ملحق رہنے والے بزرگ ... سے ملاقات کی۔ یہاں سے حضور اقدس واپس احمدیہ چوک سے ہوتے ہوئے آٹھ بجے دارالمسیح تشریف لے آئے۔

دفتری امور کی انجام دہی کے بعد ڈیڑھ بجے نماز ظہر و عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ چار بجے ... حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قادیان آمد پر درویشان قادیان، مرکزی انجمنوں، ذیلی تنظیموں اور احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوئی (باقی صفحہ ۱۲ پر)

عالمگیر جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں

صد سالہ جلسہ سالانہ کا روح پرور ماحول میں بابرکت انعقاد

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات، خطبہ جمعہ اور مجالس عرفان

دنیا کے ۵۲ ممالک سے شمع احمدیت کے پروانوں کا اجتماع۔ قریباً پچیس ہزار نفوس کی حاضری

رپورٹ مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ بمعاونت مکرم مولوی بشارت احمد صاحب مبلغ انچارج پنجاب

عالمگیر جماعت احمدیہ کے روحانی رہنما سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا دارالامان میں ورود مسعود ایک تاریخی اہمیت کا حامل واقعہ ہے۔ پچھلے ۴۴ سال کے لمبے عرصہ سے ہندوستان کے ہزاروں ہزار احمدی جو خواب دیکھتے آئے تھے کہ خلیفۃ المسیح اپنے دائمی مرکز قادیان میں تشریف فرما ہوں۔ آج وہ خواب حقیقت بن کر ہمارے سامنے آیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

صد سالہ جلسہ سالانہ

آج سے ٹھیک ایک سو سال قبل بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی حکم کے تحت قادیان دارالامان میں جلسہ سالانہ کی بنیاد ڈالی تو اس وقت کی حاضری ۷۵ افراد پر مشتمل تھی۔ اس کے دوسرے سال کی حاضری قریباً ۵۰۰ کی تھی جن میں ۳۲۷ افراد باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض میلوں پیدل چل کر مسیح پاک علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آئے تھے۔ ہر سال یہ تعداد بڑھتی رہی۔ تقسیم ہند و پاک سے قبل ۱۹۴۶ء میں آخری سال جو جلسہ حضرت مصلح موعودؓ کے عہد مبارک میں قادیان میں منعقد ہوا تھا اُس کی حاضری ۲۶۰۰۰ کے قریب تھی۔

اس کے بعد یہ جلسہ خلیفۂ وقت کی موجودگی میں ربوہ میں ہر سال منعقد ہوتا رہا ساتھ ہی دائمی مرکز دارالامان میں بھی اپنے محدود وسائل میں ہر سال جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا رہا۔ ۱۹۸۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں ربوہ میں جو آخری جلسہ منعقد ہوا اس کی حاضری قریباً ۲½ لاکھ کی تھی۔ اس کے بعد پاکستان میں حکومت کی طرف سے جلسہ منعقد کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔

حکومت پاکستان کے ظلم و ستم کی وجہ سے سنت نبوی کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت فرما کر لندن کو اپنا مرکز بنایا وہاں ہر سال برطانیہ کا جو سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ وہ خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے **عالمگیر حیثیت کا متحمل ہوتا** رہا۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہزاروں لاکھوں سعید روحوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت فرما کر جماعت ہندوستان سے پیارے آقا کو صد سالہ جلسہ پر دائمی مرکز قادیان دارالامان وارد ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ امرتسر سے بذریعہ ریل دارالامان میں تشریف فرما ہوئے۔ قادیان کے ریلوے اسٹیشن میں سینکڑوں درویشان کرام اور مہمانان کرام نے نعرۂ تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ احباب اپنے درمیان میں اپنے پیارے آقا کو پاکر مختلف جذبات کی فراوانی سے بے قابو ہو رہے تھے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مبارک قافلہ احمدیہ محلہ میں داخل ہوا تو اپنے پیارے آقا کے مبارک و منور چہرے کے دیدار سے ہی گویا ان کے سالہا سال کی مرادیں پوری ہو گئیں۔ اُن کے دل خدا تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر سے سجدہ ریز تھے۔

خطبہ جمعہ:۔ دوسرے دن مورخہ ۲۰ دسمبر کو ۴۴ سال کے طویل عرصہ کے بعد درویشان کرام اور بھارت کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے فدایانِ احمدیت اور عاشقانِ خلافت کو اپنے پیارے امام کا خطبہ براہ راست سننے کی توفیق حاصل ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت رقت آمیز انداز میں ایک طویل عرصہ کے بعد خلیفۂ وقت کے قادیان دارالامان میں ورود کو ایک تاریخی اہمیت کا حامل واقعہ بتایا اور فرمایا کہ کل رات ہمارے گھر میں آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ کیا ہم خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہم دیار مسیح موعود علیہ السلام میں پہنچ چکے ہیں تو میں نے ان کو بتایا کہ یہ خواب نہیں بلکہ سالہا سال سے ہم جو خواب دیکھتے آئے ہیں یہ ان کی تعبیر ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ الودود نے خدا تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم احسانات کا ذکر فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تشکر بجا لانے کی ضرورت پر زور دیا اور ان مبارک مقامات اور بابرکت ایام سے زیادہ سے زیادہ مستفید اور فیضیاب ہونے کی تلقین فرمائی۔

تقریب استقبالیہ:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دارالمسیح میں ورود مسعود پر حضور انور کی خدمت میں درویشان قادیان۔ ہر سہ انجمنوں و ذیلی تنظیموں اور جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی طرف سے سپاسنامہ پیش کرنے کے لئے مورخہ ۲۱ دسمبر شام کے ۴ بجے مسجد اقصیٰ میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزم ناصر علی عثمان صاحب نے حضرت سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک نظم جو حضرت مصلح موعودؓ کی انگلستان سے واپسی پر بعنوان صبح مسرت فرمائی تھی نہایت وجد آفریں انداز میں پڑھ کر سب کو محظوظ کیا ؎

آج ہر ذرہ سر طور نظر آتا ہے
جس طرف دیکھو وہی نور نظر آتا ہے

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے حضور اقدس کی خدمت میں سپاسنامہ پڑھ کر سنایا کہ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ۴۴ سال کی طویل فرقت کے بعد معظم امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدموں سے قادیان مشرف ہوا ہے جن کے دیدار کے لئے آنکھیں ترستی رہیں۔ تقسیم ملک کے بعد خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا سفر ہے اس پر ہم اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہیں۔ اس کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ کے اس ۹ سالہ عہد خلافت میں جو عظیم الشان کام اکناف عالم میں ہوا اور خدا تعالیٰ کے عظیم الشان احسانات جماعت پر ہوتے رہے ان کی ایک مختصر جھلک مذکورہ سپاسنامہ میں دکھائی گئی۔ اس کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

جب میں نے آغاز سال ہی میں یہ نیت باندھی کہ اگر خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو اس سال کے جلسہ میں ضرور شرکت کروں گا۔ قادیان کی طرف سے

بار بار درخواستیں آجاتی تھیں کہ ان کی طرف سے دیئے جانے والے ایک سپاسنامہ کے پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن میں ہمیشہ گہری معذرت کے ساتھ رد کرتا رہا۔ لیکن اب اس خیال سے کہ دل شکنی نہ ہو تو یہ اجازت دی کہ اگر سپاسنامہ پیش کرنا ہی ہو تو سارے ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے ہو تاکہ میں عمومی رنگ میں مخاطب کرسکوں۔

تردد دراصل اپنی طبیعت کی گھبراہٹ کی وجہ سے کرتا رہا تھا۔ یہاں جتنا وقت سپاسنامہ پیش ہوتا رہا میں بہت گھٹن اور تنگی محسوس کرتا رہا ہوں۔ اگرچہ جماعت احمدیہ میں سچائی بڑے گہرے طور پر پائی جاتی ہے لیکن سپاسناموں کا رواج ایسا ہے کہ کسی نہ کسی رنگ میں تکلف برتا جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مجھے تردد رہا۔ حضور نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ کی الحمد کے مضمون پر آپ جتنا غور کریں گے آپ کی ذات ہستی چلی جائیگی اس میں اتنی وسعت ہے کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ جس طرح سمندر ختم ہو سکتے ایسا انمول موتی اور دیگر خزینے ختم ہو سکتے ہیں۔ لیکن کلام الٰہی کی وسعت کبھی ختم نہیں ہوتی۔

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے اپنے نفس کا محاسبہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس نفس میں بہت سارے بُت چھپے ہوئے ہیں ان تمام بتوں کے ہٹنے سے ساتھ اللہ کی حمد کے نئے مضامین اور نئے جلوے نظر آتے ہیں۔ جب حمد و ثنا پڑھے کے سنے کی جائے تو اس سفر میں روڑے اٹکے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آج یہاں جو سپاسنامہ پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ اس کا جواب دینے سے میں نے معذرت کی تھی۔ اس جیسا کہ کئی کمزوریاں پوشیدہ ہیں۔ اب میں جو کھڑا ہوا ہوں جوابی تقریر کے لئے نہیں بلکہ دعا کے لئے کہ کیوں یہ طریق عمل میں نے اختیار کیا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر شخص زندگی کے ہر پہلو میں مسافر ہے۔ آخری سفر اللہ کی راہ میں سفر ہے۔ اگر راستے میں بہت سارے رہزن ہوں اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ اعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا کہ نفس کی تمام شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی تمام برائیوں سے ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ اس سے بڑی پناہ کوئی اور نہیں ہو سکتی۔ نفس کی انانیت بہت بڑا دشمن ہے اس دشمن سے پناہ مانگے بغیر یہ سفر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس سفر میں سب سے زیادہ روکیں اس کے اپنے نفس کی طرف سے عائد ہوتی ہیں۔ سپاسنامہ وہی ہے جیسے خدا کے حضور پیش کیا جائے۔ سب تعریفیں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئیں صرف وہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے میں امید رکھتا ہوں کہ یہ پیغام آپ کے دل میں جاگزیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے خدا کی جانب کے اس سفر کو آسان کر دے۔ آمین۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبی اجتماعی دعا کروائی۔

منتظمین جلسہ سالانہ سے خطاب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷؍دسمبر صبح ۱۰ بجے سے قریباً ۲ گھنٹے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

اس کے بعد اسی دن شام کو ۵ بجے مسجد اقصیٰ میں منتظمین جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسی تقریبات میں ابتداء سے ہی شرکت کی توفیق ملتی رہی ہے قادیان میں، ربوہ میں بھی اور خلافت کے بعد بھی توفیق ملتی رہی ہے۔ لیکن اس وقت میرے دل میں مختلف خیالات اور جذبات کا طوفان موجزن ہے اور جذبات پر مجھے قابو رہا ہے۔ اس وقت حضور انور پر رقت واضح رنگ میں طاری ہوتی نظر آئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ صد سالہ جلسہ تمام جلسوں کی طرح نہیں بلکہ اپنی نوعیت کا ایک ہی جلسہ ہے۔ سو سالہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہے گی۔ لیکن یہ پہلا جلسہ بہرحال پہلا جلسہ ہے ہم آپ سب بہت خوش قسمت ہیں کہ اس تاریخی جلسہ میں جو صرف سو سال میں ہی ایک دفعہ دہرایا جاتا ہے شرکت کی توفیق ملی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نظم و ضبط کو قائم کرنے اور اعلیٰ اخلاق کے مظہر بن کر خدمت بجالانے کی تلقین فرمائی۔ یہ خدمت آنے والی تاریخ کو بنانے والی ہیں۔ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تو ہیں ہی ساتھ ہی حضرت صاحب کے غلام ہیں۔ خدا تعالیٰ کے عاجز بندے ہونے کی حیثیت سے اس خدمت میں شرکت کریں۔ مقبول دعاؤں کا عجز سے مادہ گہرا ربط ہے۔ عجز ایک لازمی پیغام ہے

جس انسان پر خدا کی عظمت کا جلوہ ظاہر ہو اس کے اندر حقیقی معنوں میں عجز پیدا ہوتا ہے اس عجز کے نتیجہ میں دعاؤں کا اعجاز ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا سکھائی تھی کہ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ اس دعا میں صرف اپنے نفس کے لئے خیر و برکت مانگی گئی تھی۔ لیکن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو دعا سکھائی تھی وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی تھی۔ اس میں تمام بنی نوع انسان جو موحد ہیں ان کو شامل کر دیا گیا تھا۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جلسہ میں ایسی برکتیں مخفی رکھی ہیں۔ اس لئے بہت عجز کے ساتھ دعاؤں کی ضرورت ہے

مجالس عرفان

مورخہ ۲۸ تا ۲۰ دسمبر مسلسل چھ دن مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب و عشاء مجلس عرفان ہوتی رہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ احباب و مستورات کے تمام سوالات کا نہایت تسلی بخش جواب دیتے رہے (مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام تھا) گویا کہ یہ راتیں علم و عرفان کی بارشوں سے محظوظ ہونے کی راتیں تھیں اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو لمبی عمر عطا فرمائے کہ آپ کے وجود بابرکت سے فیض حاصل کرتے رہنے کی اکناف عالم کے احمدی جماعتوں کو ہمیشہ توفیق حاصل ہوتی رہے آمین۔

اجتماعی ملاقات

مورخہ ۲۸ تا ۲۶؍دسمبر روزانہ دن کے مختلف اوقات اور رات کو مجلس عرفان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان اور بیرون ممالک کی جماعتوں سے ملاقات فرمائی اور زائرین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ مردوں کے لئے ملاقات کا انتظام مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا

مہمانان کرام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال کے جلسہ میں دیگر سالانہ تمام جلسوں کی نسبت جو تقسیم ہند کے بعد قادیان میں منعقد ہوئے تھے مہمانوں کی بے حد کثرت تھی ہندوستان کی تمام جماعتوں سے بہت ہی کثرت سے مرد و زن اور بچگان دور دراز کی سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے نہایت ذوق و شوق سے دارالامان میں پہنچ گئے۔

اس کے علاوہ دنیا کے ۵۴ ممالک سے بھی ہزاروں کی تعداد میں شمع احمدیت کے پروانے بڑے شوق سے اس الٰہی جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے۔ قادیان کی تنگ گلیاں ان مہمانوں کو اپنے اندر سمیٹنے کے لئے بہت پریشان ہو رہی تھیں۔ دن رات محلہ احمدیہ میں چہل پہل کی یہ حالت تھی کہ ایک عجیب روحانی سرور محسوس ہو رہا تھا سارا محلہ احمدیہ رنگ برنگے قمقموں سے جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ منارۃ المسیح کو اس طرح بقعۂ نور بنایا گیا تھا کہ واقعی وہ فضائے قادیان کو منور کر رہا تھا۔ اس طرح قادیان ہر لحاظ سے نورٌ علیٰ نور کا نظارہ پیش کر رہا تھا

تہجد اور درس القرآن

خدا کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ کے ایام میں مندرجہ ذیل حضرات کو تہجد کی نماز پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ (۱) مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب (۲) مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب (۳) مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر (۴) مکرم قاری محمد عاشق صاحب (۵) خاکسار محمد عمر (۶) مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور (۷) مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف۔

بعد نماز فجر مندرجہ ذیل احباب کو مختصر طور پر درس دینے کی توفیق ملی۔

(۱) مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر (۲) مکرم مولوی غلام نبی صاحب (۳) مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (۴) مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب (۵) مکرم مبارک مصلح الدین صاحب (۶) مکرم نجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ (۷) مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم (۸) مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف (۹) مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب (۱۰) مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر (۱۱) مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب (۱۲) مکرم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب

مقدس جلسہ کا آغاز

صد سالہ جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک و مقدس ہاتھوں سے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی کے ساتھ ہوا جونہی حضور انور نے پرچم کشائی کا فریضہ انجام دیا لوائے احمدیت فضائے قادیان میں لہرانے لگا تو فضا پُر زور نعرہ تکبیر اور اسلامی نعروں سے گونج اٹھی اس کے بعد حضور پُر نور نے لمبی اور پُر سوز اجتماعی دعا کروائی اس کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لائے ہزاروں ہزار عاشقان احمدیت نے پُر زور نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ اس عظیم تاریخی جلسہ کا آغاز ہوگا۔ تلاوت کے وقت مکمل خاموشی ہونی چاہیئے کسی کو بولنے کی اجازت نہیں۔ اس کے بعد محترم قاری محمد عاشق صاحب نے سورۃ الفتح کے آخری رکوع لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا کی تلاوت کر کے اس کا ترجمہ سنایا۔

اس کے بعد عزیزم ناصر علی عثمان صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے اور وجد آفریں انداز میں پڑھ کر سنایا جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ہے شکر ربِّ عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

نظم خوانی کے دوران احباب جماعت جذبات سے مغلوب ہو کر کئی دفعہ نعرۂ تکبیر بلند کرتے رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی نعرۂ تکبیر، قادیان دار الامان زندہ باد، غلام احمد کی جے۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا کا نعرہ لگایا۔

اس کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب ناصر جرمنی نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے جس کا پہلا شعر ہے ؎

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں
مدعائے حق تعالیٰ مدعائے قادیاں

اس نظم کے دوران بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درویشانِ قادیان زندہ باد، لوائے احمدیت زندہ باد۔ نوائے اسلام زندہ باد اور لوائے قادیان زندہ باد کے نعرے لگائے۔

ترجمہ کا انتظام

یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ جلسہ سالانہ کی تمام تقریروں کا مندرجہ ذیل زبانوں میں ترجمہ کرنے کا انتظام کیا گیا۔ انگریزی۔ عربی۔ ملایالم۔ تامل۔ بنگلہ۔ جرمنی۔ انڈونیشین۔ اور فرنچ۔ اس سے "AIR PHONE" کے ذریعہ یہ زبان جاننے والوں کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر مقررین کی تقریروں سے استفادہ کی توفیق ملی۔

حضور انور ایدہ اللہ کی افتتاحی تقریر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مقدس و مبارک اور تاریخ ساز جلسہ کا افتتاح فرماتے ہوئے فرمایا:-

میں سب حاضرین جلسہ کو اور ان سب کو جو اس سعید جلسے میں شمولیت سے محروم رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے "مبارک صد مبارک" پیش کرتا ہوں۔ آج قادیان کا یہ تاریخی جلسہ ہو رہا ہے ایسا جلسہ ایک ہی دفعہ آیا ہے جو گویا اس جلسہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی بہت ساری تقدیریں وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا فضل و احسان ہے کہ اس مبارک جلسہ میں شرکت کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ایک سو سال قبل ۲۷ دسمبر سے پہلے یہ نصیحت فرمائی کہ وہ ۲۷ دسمبر سے پہلے قادیان پہنچ جائیں۔ چنانچہ کچھ مخلصین اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے قادیان میں پہنچے۔ سب سے پہلے مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے آسمانی فیصلہ کتاب پڑھ کر سنائی۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ ضرورت اس کو شائع کیا جائے اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب حاضرین سے معانقہ فرمایا۔ اس جلسہ میں ۷۵ افراد شریک ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ابھی چندوں کا نظام جاری نہیں ہوا تھا۔ اس زمانہ میں ہر قسم کے اخراجات کا تخمینہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں منتظمین پیش کیا کرتے تھے اور حضور اقدس علیہ السلام خود اخراجات فرماتے تھے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی روایت سناتے ہوئے فرمایا کہ ایک جلسہ کے موقعہ پر جب اخراجات کے لئے رقم نہیں تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ حضرت اماں جانؓ کا زیور یا تو فروخت کیا گیا تھا یا رہن رکھا گیا تھا اس کے دو روز کے بعد جب پھر اخراجات لنگر خانہ کی ضرورت پیش آئی اور حضور اقدس کی خدمت میں اس بارے میں عرض کیا گیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جتنی ہماری گنجائش تھی ہم نے خرچ کیا یہ مہمان خدا تعالیٰ کے ہیں جس کے یہ مہمان ہیں وہ خود انتظام فرمائے گا۔ اس کے دوسرے ہی دن ڈاکیہ بہت سارے منی آرڈر لے آیا جو پچاس پچاس سو سو روپیہ کے تھے۔ آپ نے یہ رقوم وصول فرما کر توکل علی اللہ پر تقریر فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ابتدائی زمانہ کے بارے میں فرماتے ہیں ؎

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِی
فَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِی

کہ دسترخوانوں سے بچے کچھے روٹی کے ٹکڑوں پر میرا گذارہ ہوا کرتا تھا لیکن آج [illegible] سے کئی لوگ پل رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر ساری دنیا میں جاری ہیں پاکستان نے ایک لنگر بند کرنے کی کوشش کی۔ لیکن خدا نے ۱۲۶ ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر جاری فرمایا۔

ایک وہ وقت تھا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی بیوی کے زیور بیچنے پڑے لیکن آج ان زیورات کی برکات ہیں کہ صرف انگلستان کے جلسہ میں کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں اور خرچ کرنے والوں کو پتہ نہیں لگتا کہ کہاں سے یہ رقم آتی ہے۔ خدا نے فرمایا کہ ہم تیرے فیض کے لنگر ساری دنیا میں جاری کر دیں گے۔ ان آسمانی لنگروں کو کون بند کر سکتا ہے؟

اس جلسہ سالانہ میں جس میں آج ہم شرکت کر رہے ہیں تقریباً ایک سال سے اخراجات کے تخمینے کئے جاتے رہے۔ خدا کی انگلی اشارہ فرما رہی تھی کہ [illegible] اس جلسہ میں شرکت کرنے والے ہیں ان کی نسبت کی دقت بہت قابل توجہ تھی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ڈھائی کروڑ روپے سے زائد خرچ ہو سکے۔ اس کے علاوہ یورپ، امریکہ، مشرق بعید، جرمنی، پاکستان وغیرہ ممالک سے سفر کرنے والوں نے دس کروڑ روپیہ سے زیادہ رقم خرچ کی ہے۔ کہاں ۷۵ افراد اور کہاں آج مشرق و مغرب کے ہزاروں لوگوں نے پانی کی طرح روپیہ بہا دیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے اعلیٰ مقاصد کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پڑھ کر سنائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شدید مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بٹالہ سٹیشن جایا کرتے تھے کہ کوئی قادیان نہ جائے۔ ایک دفعہ قادیان سے بٹالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈاک لینے والے ایک خادم ریلوے سٹیشن میں پہنچے تو مولوی صاحب ان سے حضرت مرزا صاحب کے خلاف باتیں کرنے لگے تو انہوں نے جواباً کہا کہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر میرے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ میں نے دیکھا آپ کی جوتیاں گھس گئیں قادیان جانے والوں کو روکتے روکتے اور لوگوں کی جوتیاں گھس گئیں قادیان جاتے جاتے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے [illegible] صاحب کو اور یہاں کے چند کارکنوں کو بٹالہ میں اس وقت بھیجا تاکہ وہ لوگ وہاں جا کر پتہ لگوائیں کہ وہاں اس وقت مولوی بٹالوی صاحب کو جاننے والا کوئی ہے کہ نہیں۔ جب انہوں نے سارے بٹالہ میں پھر کر دریافت کیا تو کوئی ایک شخص بھی نہیں ملا جسے مولوی محمد حسین صاحب کا کوئی علم ہو۔ لیکن وہاں کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق علم نہ رکھتا ہو۔ اس کے بعد یہ لوگ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی قبر ڈھونڈنے نکلے۔ لیکن اس میں بھی ناکام رہے۔ جب قبرستان والے مقبرہ میں جا کر ریکارڈ طلب کیا تو وہاں بھی ناکامی ہی ہوئی۔ گویا کہ خود بٹالہ میں جہاں وہ رہتے تھے ان کا نام و نشان باقی نہیں رہا اور آپ لوگ جو دنیا کے کناروں سے یہاں تشریف لائے گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے تھے۔ اور آپ کے مخالفین جھوٹے ہیں۔ اس کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی محمد حسین صاحب کے نواسے کی گواہی پیش کی جو خود بھی احمدی ہو چکے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے سچے کو سچا کر کے اور جھوٹے کو جھوٹا کر کے دکھایا۔ حضور نے ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کی مثال دی کہ جس قدر دشنام طرازی ابوجہل کرتا تھا اسی قدر عکرمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہے۔ اسی طرح محمد حسین اور ان کے نواسے کی حالت تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں ہر سال ۵۰ ہزار سے زیادہ بیعتیں ہو رہی ہیں جو جلسہ سالانہ کی تعداد سے بڑھ رہی ہیں۔ اے بھارت والو! کیا تم ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہو گے۔ دیگر ممالک کے رہنے والے آپ سے بہت آگے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہندوستان کی سرزمین کو تبلیغ کا اعزاز بخشا ہے۔ یہ اعزاز اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ یہ جھنڈا آپ کے ہاتھ میں رہنا چاہیئے۔ یہ افریقہ والے یا دیگر ممالک والے لے نہ جائیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا جو جھنڈا آپ کے ہاتھ میں تھما دیا ہے اس کی حفاظت کریں۔ آپ سارے بھارت میں پھیل جائیں۔ اگر اس کا یہ جھنڈا سارے بھارت میں لہرا دو گے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ساری دنیا کے امن کا جھنڈا تمہارے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان

بعد ہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہونے والی خدمت خلق کے عظیم کاموں کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا کہ اس کار خیر میں مذہب و قوم و ملت کا کسی قسم کا امتیاز نہیں رکھا گیا۔ صرف مصیبت زدگان ہی ہمارے پیش نظر رہے ہیں۔ چنانچہ بہار میں پچھلے دنوں ہندوؤں اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچی وہاں کے احمدیوں نے لکھا کہ جن کے گھر اُجاڑ دیئے گئے ہیں اُن کے لئے ایک کالونی تعمیر کی جائے جس کا نام طاہر کالونی ہو۔ تو میں نے اُن کو کہا یہ ہمارے دعوٰی کے خلاف بات ہے ہمیں چاہیئے کہ وہاں کرشن نگر بھی تعمیر کریں۔ چنانچہ وہاں کی جماعتوں نے مجھے لکھا کہ وہ وہاں کرشن نگر بھی تعمیر کر رہے ہیں۔

اسی طرح اڑیسہ کے سیلاب زدگان کی بھی مدد کی گئی۔ EYE CAMP لگائے گئے۔ سلمان رشدی کا جو واقعہ ہوا بمبئی میں فسادات ہوئے۔ کئی لوگ شہید ہوئے۔ اس تعلق سے جو بیوگان ہوئیں اور جو یتیم ہوئے، مولوی لوگ ان کی ضرورتیں پوری نہیں کریں گے۔ چنانچہ ہم نے ان بیوگان اور یتامٰی کا مستقل انتظام کیا۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ ہماری خدمت خلق بے لوث ہونی چاہیئے۔ جب خدمت کریں تو خدمت کی غرض سے کی جائے اور جب تبلیغ کریں تو تبلیغ کی نیت سے کی جائے۔

ہندوستان میں بعض دیہات اپنی مساجد سمیت احمدی ہو رہے ہیں۔ اطلاع ملی کہ ایک دیہات میں آٹھ صد افراد نے بیعت کی۔ مجھے بیعت کی زیادہ فکر نہیں۔ مجھے نگران نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کی [illegible] ہے۔ مجھے ایسے مربیان کی ضرورت ہے جو اپنے آپ کو وقف کریں۔ خصوصی طور پر جو آخری عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ وہ وقت کو ضائع نہ کریں۔ وہ دعاؤں کے ذریعہ اور اپنے پاک نمونوں اور عمدہ اخلاق کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچیں۔ جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں۔ وہ آئیں تعداد بڑھانا ہمارا مقصد نہیں۔ بلکہ اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہندوستان کی طرف میری توجہ میری ایک رؤیا کے نتیجہ میں ہوئی تھی۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان تشریف لائے ہوئے ہیں اور فرمایا کہ بگی کو نکالو۔ کہ یہ زنگ آلود ہو چکی ہے اس رؤیا سے میری توجہ اس طرف ہوئی کہ ہندوستان کی جماعتیں زنگ آلود ہو چکی ہیں۔ اس زنگ کو دور کیا جانا ضروری ہے۔ چنانچہ مختلف علاقوں کے رہنے والوں سے تعلق پیدا کیا گیا اور اُن کی ضرورتوں کی طرف توجہ دی

حضور اقدس نے قادیان کی ۹ افراد سلامتی کے ذریعہ واپسی کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض وحی و الہامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا یہ کامل یقین ہے کہ جس خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا وہ خلافت اس دائمی مرکز ہی واپس لائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کی حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ کئی مذہبی فرقوں کی طرف سے دباؤ تھا کہ یہ مذہبی جلسہ روک دیا جائے۔ لیکن حکومت نے بہت ہمدردی کا سلوک فرمایا۔ حضور انور نے دعا کی تحریک فرمائی کہ اُن کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہاں لیڈروں کی ہدایت فرمائے اور یہاں کے حالات بہتر ہوں۔ نیز حضور انور نے فرمایا کہ جو اس جہان سے رخصت ہوئے اُن کے لئے جو بیمار ہیں اور جو یتیم اور بیوگان ہیں اُن کے لئے اسی طرح اس سفر میں آنے والوں کے لئے اور اس جلسہ میں کام کرنے والوں کے لئے اور اُن اسیران راہ مولیٰ کے لئے جو اس جلسہ میں شرکت سے محروم ہیں اور تمام بنی نوع انسان کے لئے دعا کریں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک لمبی اور پُر سوز دعا فرمائی۔

معزز مہمانوں کا تعارف

اس کے بعد انگلستان سے تشریف لائے ہوئے برطانیہ پارلیمنٹ کے ممبر MR. TOM COX. M. P. اور سپریم کورٹ غانا کے جج اور وزیر قانون MR. AKINS نے مختصر خطاب فرماتے ہوئے جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد اس مبارک جلسہ کی پہلی نشست نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

پہلا دن۔ دوسرا اجلاس

اس مبارک جلسہ کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر جماعت احمدیہ قادیان بعد نماز ظہر و عصر جو حضور اقدس ایدہ اللہ نے پڑھائی ۵ بجے منعقد ہوا۔

محترم حکیم محمد دین صاحب قادیان کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم غلام مجید صاحب شیخوپورہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سے

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی

خوش الحانی سے سنائی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ کی "جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جواب" کے عنوان پر ہوئی اس کے بعد مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے چند اہم شخصیتوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں بیرونی ممالک سے تشریف لائی ہوئی بعض اہم شخصیتوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

تاثرات: سب سے پہلے مسٹر ایڈمن نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح پر ایک نہایت شاندار کتاب تصنیف فرمائی تھی۔ اسی طرح زیر عنوان A MAN OF GOD جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیرت پر مشتمل بہت دلچسپ کتاب تصنیف فرمائی۔ اس عیسائی مصنف نے سب سے پہلے تمام سامعین کو السلام علیکم کہا اور بتایا کہ میں بہت دور دراز علاقہ سے یہاں آیا ہوں مجھے سب سے پہلے اسکاٹ لینڈ میں احمدیت کا پیغام ملا تھا۔ اس کے بعد مبلغین سے میری ملاقات ہوتی رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے ملاقات کی توفیق ملی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے بھی میری ملاقات ہوتی رہی۔ اسی طرح میں نے ایک خطرناک بات کا اقدام کیا یعنی حضرت مرزا غلام احمد القادیانی کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اب میں قادیان میں آیا ہوں۔ یہاں مجھے گلی کوچوں میں گھوما مسجد دیکھی۔ باغ دیکھا۔ اور مجھے ایک عجیب تجربہ حاصل ہوا۔ اب میں مسیح موعود کی سیرت و سوانح کا دوسرا حصہ ذرا تفصیل سے لکھنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے مجھے یہاں بہت مواد حاصل ہو گیا۔ آپ نے اپنی تقریر اللہ اکبر کہہ کر ختم کی۔ تقریر کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصافحہ و معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔

اس کے بعد محترم الحاج حلمی الشافعی صاحب جو عربی جماعت کبابیر کے صدر ہیں نے عربی زبان میں اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے بتایا کہ مجھے دس سال کے بعد پھر ایک دفعہ دار الامان میں آنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے ۱۹۳۲ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے بتایا کہ بلاد عرب۔ شام۔ اردن۔ مصر۔ یمن اور سعودیہ میں بڑی جماعتیں ہیں لیکن دشمن کی بہت زیادہ مخالفت والی حکومتوں کے آنے کی وجہ سے رابطہ کم ہو گیا۔ اور کمزور ہو گیا۔ اب ان جماعتوں میں روح ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انٹرنیٹ اور رابطہ کی وجہ سے ہمیں کھلی تبلیغ کرنے کی راہ میں جہت رکاوٹیں ہیں۔ ہم ٹیلیویژن دیکھتے ہیں اور حضور کے خطبات سنتے ہیں اُنہیں پڑھتے ہیں۔ یہ خطبات انسانوں کو زمین پر چلتے پھرتے فرشتے بناتے ہیں۔

اس کے بعد مکرم سید علی صاحب نائب امیر سنگاپور اور قائد مجلس خدام اور سیکریٹری تبلیغ نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور اپنی جماعت کی طرف سے تمام سامعین کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ بعدہ مکرم شاہد محبوب صاحب نے جو ہالینڈ سے تشریف لائے ہیں۔ اس عظیم جلسہ میں شرکت و تقریر کا موقعہ ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ لندن سے قادیان تک سفر کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے امام مہدی کو دجال کو قتل کرنے کا فلسفہ بیان کیا اور کہا کہ اس مہم میں سب کو شریک ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آخر میں محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ قادیان آنے کے بعد اپنے گھر کو بتایا کہ مجھے یہاں پہنچ کر چند منٹ ہوئے ہیں۔ میں ایسے محسوس کرتا ہوں کہ گویا میں اپنے حقیقی گھر میں پہنچ چکا ہوں۔ اپنے تاثرات بیان کرنے کے بعد آپ نے قادیان، دار الامان اور جلسہ سالانہ کی مدح میں انگریزی میں اپنی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کی "جلسہ سالانہ کے سو سال اور اس کے اغراض و مقاصد" عنوان پر ہوئی۔ اس تقریر کے ساتھ دوسرے اجلاس کی کارروائی نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن - پہلا اجلاس

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ آندھرا پردیش کی صدارت میں مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۱۰ بجے شروع ہوئی۔

مکرم محمود احمد صاحب شاد کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب کلکتہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

بہت خوش الحانی سے سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر عنوان "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعاؤں کے آئینہ میں" ہوئی۔ آپ نے بیان کیا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حرکت و سکون میں اپنے خدا سے دعا کرتے ہر چیز آپ اپنے محبوب سے طلب کرتے آج امت مسلمہ کو جو انقلابات روحانی اور دنیاوی لحاظ سے ترقیات مل رہی ہیں۔ سب کے سب آپ کی دعاؤں کا ثمرہ تھا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کی زیر عنوان "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت حقوق العباد کی روشنی میں" ہوئی۔ انہوں نے حضور اقدس علیہ السلام کی ہمدردی خلق۔ خدمت والدین۔ اہل خانہ اور دوستوں سے مودت اور اپنی اولاد کے حق میں دعاؤں کے پہلو پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ بعد ازاں غیر ملک سے آئے ہوئے دو مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

پہلے ممبر مسٹر ٹام کاکس ایم۔پی۔ پریذیڈنٹ لیبر پارٹی برطانیہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ میری خواہش کئی سالوں سے تھی اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں اس عظیم الشان جلسہ میں شرکت کر سکا۔ اس مختصر عرصہ میں ناچیز غیر معمولی متاثر ہوا۔ یہاں کی باہمی محبت و پیار اور اخوت کا بے پناہ جذبہ دیکھ اس روحانی جذبہ سے میں بہت محظوظ ہوا ہوں یہاں ڈاکٹر بھی ہیں۔ سائنسداں بھی ہر طبقہ کے لوگوں میں برادرانہ جذبہ اور رواداری دیکھی جس کا برطانیہ میں فقدان ہے میں نے یہاں حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا۔ اس انسانی تعلیم اور ہمدردی کا چرچا ساری دنیا میں پیدا ہو گا۔ آپ نے ہندوستان کی حکومت کی فراخدلی اور ہمدردی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر وہ یہ ہمدردی نہ کرتی تو اس عظیم الشان جلسہ کے انعقاد میں بیشمار دشواریاں پیدا ہوتیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ پر بعض ممالک میں ہونے والے ظلم و ستم کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس ابتلاء کے دور میں جماعت نے بے پناہ قربانی اور بہادری کا ثبوت دیا ہے وہ مبارکباد کے لائق ہے آپ نے کہا حضرت خلیفۃ المسیح جماعت کے اندر جو انقلابی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آپ کی شاندار قیادت میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ رواداری اور جذبۂ اخوت یہی ہے جس میں جماعت کی طاقت مضمر ہے میں واپس لندن جا رہا ہوں اور آپ کی محبت اور خلوص اور اس مقدس بستی کی نیکیوں کی حسین یادیں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔

● - دوسری تقریر محترم جسٹس اگین صاحب گھانا نے کی آپ نے کہا کہ میری پیدائش ۱۹۲۸ء میں ہوئی اور میں نے ابتدائی تعلیم جماعت احمدیہ کے اسکول میں حاصل کی۔ احمدیت سے متعارف میں جماعت احمدیہ کے مبلغ عبدالوہاب صاحب آدم کے ذریعہ ہوا۔ آپ نے کہا کہ میں ذاتی طور پر جماعت سے بہت متاثر ہوں۔ مذہبی دنیا میں اپنے اعلیٰ اخلاق۔ اور حسن روابط ہمدردی اور رواداری کے نتیجہ میں بہت بڑا مقام حاصل کر چکی ہے۔ اس مذہبی جماعت کی قیادت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ میں ہے جو ان کی اخلاقی حالات کو سنوارتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ گھانا میں جماعت ۱۹۲۱ء میں قائم ہوئی اور وہاں جماعت بہت ترقی کر رہی ہے۔ وہاں کئی پرائمری اسکول۔ ہائر سیکنڈری۔ اور ہسپتال قائم ہیں۔ آخر میں کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس عظیم الشان اجتماع میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس مقدس سرزمین کی زیارت بخشی جو بڑی حسین اور خوبصورت ہے۔ اس کی جگہوں کو خدا نے برکت بخشی ہے۔ میں واپس آپ لوگوں کے پیار اور محبت کی حسین یادیں لے کر جا رہا ہوں۔

اس کے بعد جمعہ کی تیاری کے لئے اجلاس برخاست ہوا۔ بعد ازاں ٹھیک ۱ بجے حضور انور خطبہ جمعہ کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے۔ اور نماز جمعہ پڑھائی۔

وقفِ جدید کے سالِ نو کا آغاز

مورخہ ۲۷-۱۲-۹۱ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے سال نو کا آغاز فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آج سے ۳۴ سال پہلے دسمبر کی ۲۷ تاریخ تھی جمعہ کا دن تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے پہلی بار وقف جدید تحریک کی بنیاد ڈالی۔ اور خطبہ میں اعلان فرمایا آج ۳۴ سال کے بعد پھر دسمبر کی ۲۷ تاریخ اور جمعہ کا دن ہے مجھے وقف جدید کے نئے سال کے اعلان کی توفیق مل رہی ہے یہ بھی ایک حسن اتفاق ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے منشا اور تصرفات میں سے ہے۔ اس سال کی خصوصیات میں سے حسن اتفاق کے مجموعہ کا ظہور ہونا بھی شامل ہے۔ اس کا گلدستہ دیدہ زیب دکھائی دیتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جب پہلا اعلان کیا تو بہت معمولی رقم کی تحریک فرمائی تھی۔ چند ہزار کی تحریک تھی۔ اس تحریک کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جتنی امید تھی اس سے کہیں زیادہ جماعت نے اس میں حصہ لیا۔ اور کئی مراکز کا سامان پیدا ہوا۔ میری والدہ صاحبہ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلا چندہ حضرت مصلح موعودؓ نے میرا لکھا تھا اور آج ۳۴ سال کے بعد اس عظیم الشان تحریک کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اس تحریک وقف جدید کے سلسلہ میں ہندوستان میں بہت کمزوری پائی جاتی ہے۔ ہندوستان کی جماعت کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرنا چاہئے کہ جماعتوں کی تربیت کے لئے معلمین کا ہونا ضروری ہے ہندوستان میں جماعتوں کی مجموعی تعداد بہت تھوڑی ہے کہ ہم اگر بڑے بڑے علماء تیار کر کے پیغام حق پہنچانے کا انتظام کریں تو یہ جلد ممکن نہیں۔ اس لئے معمولی تعلیم والا ہی کیوں نہ ہو اخلاق اخلاص اور تقویٰ میں معیار بڑا ہو تو وہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ وقف کا تقاضا یہ ہے کہ تقویٰ کو مدنظر رکھ کر اس تحریک میں واقفین پیدا کریں۔ ایسے واقفین کی تبلیغ اور تعلیم و تربیت میں خدا تعالیٰ برکت اور اثر پیدا کرے گا۔ وہ معلمین جو ابتدائی تعلیم سے آراستہ ہوں اور جماعت کی نئی نسل کی تربیت کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ علم کے ہتھیاروں سے مسلح ہوتے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ ہندوستان کی حکومت سے یہ اجازت لی جائے کہ وہ بیرون ممالک سے یہاں مبلغین کو ہندوستان میں آنے کی اجازت دے جس طرح بیرون ممالک سے عیسائی مبلغین آتے ہیں۔ اگر حکومت فراخ دلی سے کام لے تو میں اس تحریک کو عالمگیر تحریک بنا کر وسعت دوں گا اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہندوستان کی جماعتوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ حضور نے بتایا کہ سکیم اور بھوٹان میں ایک تڑپ پائی جاتی ہے وہاں پر معلمین نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔ ان کی کوششوں سے جو نتیجہ نکلا ہے وہ توقعات سے بڑھ کر ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے معلمین کے فرائض پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

دوسرا دن - دوسرا اجلاس

محترم عبداللہ واگس ہاوزر نیشنل امیر جرمنی کی زیر صدارت مکرم قاری محمد ساجد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ یہ نشست شروع ہوئی۔ مکرم روشن احمد خان صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی نظم خوش الحانی سے سنائی ؂

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دنیا کے یہ ویرانے

اس کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے زیر عنوان "عصر حاضر کی برائیوں سے بچنے کے طریق" تقریر کرتے ہوئے۔ جھوٹ۔ مکر و فریب۔ جنسی بے راہ روی اور منشیات جیسی برائیوں سے بچنے کے طریق قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں بیان کئے۔

لجنہ اماء اللہ کو حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جو حضور انور نے لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں فرمائی۔ وہ مردانہ جلسہ گاہ میں سنائی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دنیا کے سب مذاہب میں عورت کا کسی نہ کسی رنگ میں ذکر ملتا ہے۔ میں نے تمام مذاہب کا جائزہ لینے کی کوشش کی لیکن جو مقام و مرتبہ قرآن کریم اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو عطا فرمایا اس کا عشر عشیر بھی کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کا جو مقام ایک بالکل چھوٹے سے فقرے میں ذکر فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے عورت کو آسمان کے بلند ترین مقام پر جگہ عطا فرما دی ہے یعنی الجنۃ تحت اقدام امہاتکم کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ کسی مرد کے بارے میں نہیں فرمایا کہ ان کے پاؤں کے تلے ان کی اولادوں کی جنت ہے۔ ایک چھوٹی سی حدیث ہے اس میں مثبت اور منفی رنگ کا گہرا مضمون پایا جاتا ہے۔ اس میں بشارت بھی ہے اور انذار بھی

ہے معارف کا سمندر ہے۔ جو ایک چھوٹے سے کوزے میں بند ہے۔ ہر خاتون جو گھر کی ملکہ ہے وہ ہمیشہ یہ محاسبہ کرتی رہے کہ اُس کا گھر جنت بنا ہے کہ نہیں۔ اس کی اولاد جنتی بنی ہے کہ نہیں۔ ہر عورت یہ محاسبہ کرے کہ جس پیار نزاکت اور اعتماد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ میرے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ میں اس لائق ہوں کہ نہیں۔ اس فقرہ میں عورت اور عورت کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ آج دنیا کو مسلمان عورتوں کے متعلق جو غلط فہمی ہے اس کا صرف علمی جواب کافی نہیں بلکہ عملاً اس کا جواب دینا چاہیئے۔ اسلامی ماؤں نے اپنی جنتی زندگی کے ذریعہ دنیا کو عملاً دکھانا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مغرب میں بسنے والی احمدی خواتین ایک ایسے معاشرے کی تخلیق کر رہی ہیں جو مغربی تہذیب سے بالکل الگ اور مختلف ہے۔

مغربی لوگ کہتے ہیں کہ ہماری تہذیب جن لذتوں کی طرف بلاتی ہے اس میں تسکین حاصل نہیں۔ اس میں سوائے بے چینی اور بدامنی کے کچھ نہیں ملتا۔ جیسے پیاس کی شدت انسان کو سراب کی طرف لے جاتی ہے۔ لیکن اسے کچھ حاصل نہیں ہوتا اکثر ان لوگوں کا انجام اسی طرح ہوتا ہے۔

وہ ممالک اقتصادی لحاظ سے ترقی یافتہ ہونے کے باوجود کوئی دولت اُن کے دلوں کو تسکین نہیں دے سکتی۔ تہذیب کے اس لمبے سفر کے بعد جس مقام پر یہ لوگ پہنچے ہیں۔ اس میں ان کے لئے نجات کی کوئی راہ نہیں۔ جو بیماریاں راہ پا رہی ہیں ان کا حال یہ ہے کہ ہر انسان اپنے گھر میں جنت ڈھونڈنے کی بجائے باہر جاتا ہے۔ ان کے لئے اکثر گھر صرف رات بسر کرنے کا مقام ہو کر رہ گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی عورت واقعۃً حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے کہ اُن کے مردوں کو گھروں میں تسکین ملے اس کے لئے باہر جانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ یہ وہ اسلامی معاشرہ ہے جس کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب نہایت روح پرور اور ازدواجی زندگی کو جنت نما بنانے کے لئے مستقل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اندازاً دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے ساتھ ہی آج کی یہ نشست نہایت خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن - پہلا اجلاس

مقدس جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا

پہلا اجلاس محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کی زیر صدارت مکرم قمر الدین صاحب مبلغ انڈونیشیا کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم بشیر احمد صاحب کیتھ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سے

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

خوش الحانی سے سنائی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ افریقہ و امریکہ کی "دعوت الی اللہ کا طریق اور شیریں ثمرات" کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حکمت، موعظہ حسنہ اور دعا کو خاص ہتھیار بنانے پر زور دیتے ہوئے اپنے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

دوسری تقریر زیر عنوان "حالات حاضرہ اور آسمانی پیشگوئیاں" محترم مولانا عطاء المجیب صاحب امام مسجد لندن کی ہوئی اس ضمن میں فاضل مقرر نے قرآن مجید احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیوں کا جو عصر حاضر کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہیں بیان کیں۔

اس کے بعد مکرم یحیٰی خان صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ منظوم کلام

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

خوش الحانی سے سنایا۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولانا حمید الله صاحب عوری نائب ناظر دعوت و تبلیغ کی "برکات خلافت اور جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی" کے عنوان پر ہوئی۔ اس ضمن میں آپ نے جماعت احمدیہ میں قائم شدہ خلافت کے ذریعہ تمکین دین اور خوف کو امن میں تبدیل ہونے کے سلسلہ میں دنیا میں جو عظیم الشان انقلاب برپا ہوا اس کا اعداد و شمار اور مختلف ایمان افروز واقعات کے ذریعہ روشنی ڈالی۔ خاص طور پر خلافت رابعہ کے ذریعہ اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کو جو روز افزوں ترقیات نصیب ہو رہی ہیں۔ اس کا بہترین رنگ میں نقشہ کھینچا۔

تاثرات :-

روسی نمائندہ کی تقریر :- امسال کے جلسہ سالانہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ سرزمین روس سے ایک نمائندہ شخص اس جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ آپ کا نام ڈاکٹر راویل ہے جو روس کے تتارستان سے تعلق رکھتے ہیں آپ سرزمین روس کے پہلے احمدی ہونے کا بھی اعزاز رکھتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ روس میں یہ روایت پائی جاتی ہے کہ ہندوستان سے جو نور آئے گا وہ پانی پر سے گذر کر آئیگا۔ اب جو کہ میں پنجاب میں آیا ہوں جو پانچ آب سے مرکب ہے۔ وہ نور حقیقی اسلام سے تعبیر کیا جائے گا۔ جو احمدیت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ روس میں اب جو انقلاب آ رہا ہے وہ احمدیت کے لئے بہترین ثابت ہو رہا ہے۔ آپ نے قبول احمدیت کے سلسلہ میں جو معجزات رونما ہوئے ان کا ذکر کیا اور بتایا کہ روس میں احمدیت کے پھیلاؤ کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ کے فرشتے مدد گار آ رہے ہیں۔

طٰہٰ قزق صاحب اردن :- اس کے بعد جناب طٰہٰ قزق صاحب جو جماعت احمدیہ اردن کے نمائندے ہیں نے تقریر کی آج کل اردن میں آپ کی بہت مخالفت ہو رہی ہے۔ اور علماء سوء نے آپ کے خلاف بہت سے مقدمات قبول احمدیت کی وجہ سے دائر کئے ہیں آپ نے بتایا کہ سب سے پہلے فلسطین میں ۱۹۲۸ء میں مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچا ان کے ذریعہ میرے والد صاحب کو بیعت کی توفیق ملی میرے احمدی ہوئے کو ۶۰ سال کا عرصہ ہو رہا ہے۔ میں نے سینکڑوں معجزات احمدیت کی صداقت میں اپنی زندگی میں دیکھے ہیں آپ نے فلسطین کے مرتد حسن عودہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کا ہر احمدی اُس کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے آپ نے بتایا کہ عرب عوام ہماری بات سنتے ہیں۔ لیکن مشائخ ان کے قبول احمدیت کی راہ میں روک بنے ہوئے ہیں۔

بل ایرکسن (برطانیہ) :- اس کے بعد جماعت احمدیہ برطانیہ کا ایک مخلص احمدی نوجوان بل ایرکسن نے قل للہ المشرق والمغرب کی تلاوت کرنے کے بعد انگلستان میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو روحانی انقلاب ہو رہا ہے اس کا تذکرہ فرمایا انہوں نے بتایا کہ وہ برطانیہ کے ہائیلینڈوں کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جہاں کے تمام احمدی انگریزی باشندے ہیں۔

شریف لوبیس (انڈونیشیا) :- آپ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے امیر ہیں۔ آپ نے بتایا کہ وہاں ۱۹۲۵ء میں جماعت کا قیام ہوا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں بہت کثرت سے جماعت کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ انڈونیشیا کی حکومت کی طرف سے احمدیہ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہمیں جلسے منعقد کرنے اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کو انڈونیشیا میں آنے کی اجازت نہیں دیتی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے احباب سے دعا کی درخواست کی۔

علی مرتضیٰ (امریکہ) :- خدا تعالیٰ نے آپ کو صرف ۶ ماہ قبل قبول احمدیت کی توفیق دی تھی۔ انہیں احمدیوں سے ملاقات کرنے اور اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس سے احمدیت کے لئے اُن کے دل کو انشراح حاصل ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ امریکہ میں مادیت کا بڑا فروغ ہے۔ باہر سے خوب صورت دکھائی دینے والی وہاں کی تہذیب اندر سے کھوکھلی ہے اُس تہذیب کا مقابلہ صرف احمدیت ہی کر سکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے مسیح موعود کے مولد و مسکن کی زیارت کا بڑا شوق ہوتا تھا خدا تعالیٰ نے اس وقت اس خواہش کو پورا کر دیا۔

رفیق چانن (تھائی لینڈ) :- موصوف سوئٹزرلینڈ میں رہنے والے ہیں تھائی لینڈ میں جا کر آباد ہوئے۔ آپ نے دونوں ملکوں کی جماعتوں کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچانے کے بعد بتایا کہ تھائی لینڈ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہ کسی غیر ملکی غلامی میں نہیں آیا۔ وہاں آزادی حاصل ہے اور دینی و دنیاوی لحاظ سے ترقی کر رہا ہے۔ اسی طرح وہاں ایک قسم کا COCACOLA CULLURE پایا جاتا ہے پانچ فی صد مسلمان اور ۹۵ فی صد عیسائی آبادی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں تھائی لینڈ میں کیرلہ سے ایک احمدی بابا ناجی سب سے پہلے پہنچے ان کی کوشش سے وہاں تبلیغ کو فروغ ہوا۔ اب بفضلہ تعالیٰ وہاں ایک فعال جماعت پائی جاتی ہے

الحاج سُنّو منّو (نائیجیریا) آپ نے بتایا کہ ۱۹۲۱ء میں سب سے پہلے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر کے ذریعہ جماعت کا قیام ہوا۔ وہاں کے مسلمان کو صحیح اسلام کی تعلیم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پہنچی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے

خاص کر اسلامی اصول کی تلاش کا ذکر کیا آپ نے نائیجیریا جماعت کی روز افزوں ترقی کا ذکر فرمایا آپ نے انڈونیشیا کی جماعت کو جس مخالفت کا سامنا ہو تا ہے اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے نہایت پُر جوش آواز میں کہا کہ جماعت احمدیہ کی رفتار کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ ہمارے امام کے ساتھ خدا کی تائید و نصرت کا ہاتھ کار فرما ہے۔

ان تاثرات کے بعد آج کے دن کا پہلا اجلاس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

اختتامی اجلاس

اس مبارک و مقدس تاریخی جلسہ کے اختتامی جلسہ سے قبل ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند بزرگوں کی نماز جنازہ غائب اور ایک مخلص نوجوان مکرم حسن ابراہیم صاحب آف مدراس کی جنازہ حاضر پڑھائی۔ موصوف کل مورخہ ۲۷ دسمبر شام کے چار بجے اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے تھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اس اختتامی اجلاس کا آغاز مکرم قاری نواب احمد صاحب قادیان کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب آف کلکتہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے سنائی کہ ہے

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ منظوم کلام عزیزم ناصر علی عثمان صاحب نے نہایت خوش الحانی سے سنایا۔

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسی سندر تھی وہ بستی ویسا وہ گھر بھی تو سندر تھا

تمغہ جات کے اسناد کی تقسیم

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل طلباء کو اپنے دست مبارک سے تمغہ جات کے سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جن طلباء نے خود آکر وصول کئے ہوئے تھے اور بعض ان کے رشتہ داروں نے حاصل کئے۔

۱۔ عزیزم مصلح الدین آف اسلام آباد ایم ایس سی اکنامکس کے فائنل امتحان ۱۹۸۲ء قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں اوّل۔

۲۔ عزیزم خالد مرزا الیکٹریکل انجینئرنگ کے فائنل امتحان ۱۹۸۲ء میں B.E.E.D کراچی یونیورسٹی میں اوّل

۳۔ عزیزم محمد اکبر صاحب جیالوجی کے فائنل امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں اوّل۔

۴۔ عزیزہ خالدہ سونگی ایم اے اردو کے فائنل امتحان میں پنجاب یونیورسٹی لاہور میں اوّل۔

۵۔ عزیزم منصور احمد چغتائی انٹر میڈیٹ کے فائنل امتحان میں بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ میں اوّل

۶۔ عزیزہ کوکب منیر M-A ECHONOMICS کے فائنل میں قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں اوّل

۷۔ عزیزم منور احمد بھٹی M.A ISLAMIC HISTORY کے فائنل امتحان میں کراچی یونیورسٹی میں دوئم۔

۸۔ عزیزم اعجاز احمد رؤف MSC PHYSICS کے فائنل امتحان میں پنجاب یونیورسٹی لاہور میں دوئم۔

۹۔ عزیزم ڈاکٹر حامد محمود صاحب B.D.S کے فائنل امتحان سرگودھا بورڈ میں دوئم۔

۱۰۔ سید غلام احمد فرخ انٹر میڈیٹ کے فائنل امتحان ۸۵ء میں سرگودھا یونیورسٹی میں سوئم

۱۱۔ عزیزم بشارت احمد M.A تاریخ کے فائنل امتحان میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں دوئم۔

۱۲۔ عزیزم محمد انور ندیم M.ED EDUCATION کے فائنل امتحان میں بہاؤ الدین یونیورسٹی ملتان میں دوئم۔

اس تقسیم تمغہ جات کے پروگرام کے بعد ایک کینیڈین احمدی مکرم عطاء الواحد صاحب نے کینیڈا کے ایک سٹیٹ کے چیف منسٹر اور وزیر اعظم کینیڈا کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ ان دو پیغامات میں اس بین الاقوامی جلسہ پر مبارکباد پیش کی گئی۔ اور احباب جماعت کو اپنی نیک خواہشات پہنچائی گئی تھیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنی تقریر شروع کرنے سے قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحب کا تعارف فرمایا جو سٹیج پر تشریف فرما ہوئے تھے۔ آپ باوجود خرابی صحت کے اس تاریخی جلسہ میں شرکت کے لئے یہاں تشریف لائے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب ان کی زیارت سے نیکی پائیں تاکہ تابعین کا مقام آپ کو حاصل ہو۔ اور یہ دعا کرنا چاہیئے کہ ہماری پہلی نسلوں سے کبھی ایسی روحانی انقطاع نہ ہو۔ جیسے صحابہ کے رنگ کو اپنے ان کے اوصاف کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو کبھی بھی آپ ان سے منقطع نہیں ہوسکیں گے۔

اس جلسہ میں ایک اور صحابی حضرت فضل دین صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ اسی طرح ایک اور صحابیہ چوہدری عبدالرحمن صاحب ایڈووکیٹ کی والدہ صاحبہ بھی آئی ہوئی ہیں۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد تعوذ اور تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ:۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد و حساب احسان ہے بہت خیر و خوبی سے اور ایمان افروز نظاروں کے ساتھ یہ تاریخی جلسہ اپنے اختتام تک پہنچ رہا ہے یہ جلسہ کئی لحاظ سے تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ سو سال کے بعد یہ پہلا صد سالہ جلسہ ہے یہ وہ جلسہ بھی ہے جس میں ۴۴ سال کے بعد ۴۵ ویں سال میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک خلیفہ کو شمولیت کی توفیق مل رہی ہے۔ ہندوستان کی جماعت سے اس کثرت سے لوگ آئے ہیں کہ اس سے قبل کبھی بھی اس طرح کثرت کے ساتھ نہیں آئے تھے کشمیر سے بھی توقعات سے بڑھ کر ...۳ احباب تشریف لائے۔ اس طرح کیرالہ اڑیسہ وغیرہ دور دراز علاقوں سے بھی کثیر تعداد میں لوگ تشریف لائے ہیں۔ ان میں بھاری اکثریت ایسی تھی جن کو پہلی دفعہ آنے کی توفیق ملی

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جلسہ کی کامیابی کے لئے قادیان کے غیر مسلم بھائیوں کا غیر معمولی تعاون حاصل ہے۔ مجھے توقع نہیں تھی کہ محبت کا اس رنگ میں اظہار ہوگا بعض قادیان کے باشندے، سکھ حضرات خود محلہ احمدیہ میں آکر مہمانوں کو اپنے گھر لے گئے بہت محبت اور پیار کا سلوک کیا ان کے لئے آپ دعا کریں۔

حضور نے بتایا کہ انسانیت مذہب کا پہلا قدم ہے۔ یہاں اس ماحول میں مذہبی اختلافات کے باوجود جس رنگ میں انسانی قدروں کی حفاظت کی جاتی اس کے لئے ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

حضور انور نے اپنی تقریر کا آغاز فرماتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں بڑی عظیم تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ ان تبدیلیوں کا جماعت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

روس میں رونما ہونے والے دونوں انقلابات کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے بتایا کہ ان دونوں انقلابات کے بارے میں جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی خبر دے رکھی گئی تھی کہ ان انقلابات سے کیا تبدیلیاں رونما ہوں گی جو بھی نتیجہ نکلے گا وہ خدا کے فضل سے بہتر ہوگا۔

ان انقلابات کی تفصیل بیان فرمانے کے بعد حضور انور نے بتایا کہ جب سے میں ہندوستان میں آیا ہوں میں نے یہ عجیب کا ایک ہی مذہب دیکھا خواہ ہندو، سکھ، مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ان تبدیلیوں کا ذکر بتا کر اس کا حل بھی بتا دیا تھا۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح میں سے بہت سارے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مذہبی دنیا اگر فتنے پھیلانے لگ جائیں تو انسان کے ہاتھ سے دین بھی جاتا ہے اور دنیا بھی۔ تمام مذاہب کی تعلیمات اور توحید خداوندی کا ذکر ہے۔ ہندو، سکھ اور اسلامی کتب میں سے ساری تعلیمات پیش فرما کر بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی نوع سے ہمدردی توحید کے بغیر ممکن نہیں

اس کے بعد حضور اقدس نے مخلوق خداوندی سے شفقت و محبت اور ہمدردی کے سلوک کے بارہ میں مذکورہ تینوں مذاہب میں سے پُر امن تعلیمات بیان فرمائیں۔

حضور اقدس کی تقریر کے دوران اندھیرا چھا گیا تو حضور نے دریافت فرمایا کہ مجھے آپ لوگوں کا چہرہ صاف نظر نہیں آرہا ہے کہ آپ لوگ تھک تو نہیں گئے۔ اس وقت تمام سامعین کی طرف سے پُر زور نعرہ تکبیر بلند ہوئے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے بتایا کہ میری تقریر کے زیادہ تر مخاطب غیر مسلم ہیں۔ میں ان کا رد عمل دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس وقت غیر مسلموں کی طرف سے بھی زور سے واہے گورو کا خالصہ اور نعرہ تکبیر کی آوازیں بلند ہونے لگیں اسی وقت حضور نے فرمایا کہ میں نے اپنی نظم میں جو ابھی پڑھی گئی ہے ایک نیا نعرہ تجویز کیا تھا کہ واہے گورو اللہ اکبر۔ اسی کے ساتھ ہی حضور انور نے واہے گورو اللہ اکبر کا نعرہ خود بلند فرمایا اسی وقت ہزاروں سامعین اس کی اقتداء کرتے وقت یہ نعرہ بلند کرتے رہے۔ عجیب سماں تھا جو وہاں پیدا ہوا۔ اس کے بعد حضور انور نے بتایا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں ہو اس کا قادیان سے گہرا تعلق اور محبت ہے تقسیم کے بعد کوئی خلیفہ یہاں نہیں آسکے تھے خدا تعالیٰ کی انگلی اشارہ کر رہی تھی کہ آپ کا آنا بہت مفید رہے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں یہاں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ یہاں میرے آنے کے متعلق بہت ساروں نے نہایت مبارک خواب دیکھی تھی۔ اس ضمن میں حضور انور نے کئی خوابوں اور ان کے تعبیر کا ذکر فرمایا حضور انور نے سکھوں کے قادیان کے ساتھ تعلق رکھنے والے واقعات بیان کئے۔ (باقی صفحہ ۱۶ پر)

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

تحریک وقفِ جدید اور احمدی بچے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء میں فرمایا کہ:-

"میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔"......

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا مندرجہ بالا ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ تمام مخلصین جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے گھروں کا خود جائزہ لیتے رہیں تاکہ کوئی بھی احمدی بچہ اور بچی اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے رہ نہ گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

ناظم وقفِ جدید

پروگرام دورہ محترم ناظم صاحب وقفِ جدید قادیان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک وقفِ جدید کے سال نو ۱۹۹۳ء کا اعلان فرما دیا ہے۔ جس میں حضور انور نے افراد جماعت کو سلسلہ کی ضروریات حقہ کے پیش نظر اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کی تلقین فرمائی ہے۔ محترم ناظم صاحب وقفِ جدید درج ذیل جماعتوں کے دورہ پر مورخہ ۲۶/۱/۹۳ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ موصوف کے دورہ کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں تمام عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

حیدرآباد - سکندرآباد - چنتہ کنٹہ - محبوب نگر - ساگر - شموگہ - بنگلور - کلکتہ - کیرنگ - کٹک - بھدرک - [illegible] دہلی

صدر مجلس وقفِ جدید

پروگرام دورہ جات نمائندگان وقفِ جدید

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان کے مبارک اور تاریخی موقعہ پر مورخہ ۲۷/۱۲/۹۲ کے خطبہ جمعہ میں تحریک وقفِ جدید کے سال نو ۱۹۹۳ء کا اعلان فرماتے ہوئے افراد جماعت کو ضروریات حقہ کے پیش نظر اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کی تلقین فرمائی ہے۔ حضور انور کے اس اہم اور تاریخی خطبہ جمعہ کی کیسٹ نمائندگان وقفِ جدید اپنے ہمراہ لے کر جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال و وقفِ جدید اور مبلغین و معلمین جماعت احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں اس خطبہ کو سنانے کا خصوصی انتظام فرما کر ممنون فرماویں اور نمائندگان وقفِ جدید کے ساتھ حصول وعدہ جات وصولی چندہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں بھرپور تعاون فرماویں۔ کوشش کی جائے کہ جماعت کا کوئی بھی فرد (مرد، عورت، بچے) اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء گرامی کے مطابق اس اہم تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اس کی برکات و فیوض سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سردست درج ذیل نمائندگان وقفِ جدید کو دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے اور ان کے پروگرام سے متعلقہ جماعتوں کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

(۱) مکرم سید صباح الدین صاحب برائے صوبہ بہار - بنگال و آسام مورخہ ۲/۱/۹۳ تا ۲۷/۲/۹۳

(۲) مکرم محمد عبد الحق صاحب برائے صوبہ تامل ناڈو، کیرلہ و کرناٹک کی بعض جماعتیں۔ ۲۵/۱/۹۳ تا ۳۰/۲/۹۳

(۳) مکرم نصیر احمد صاحب خادم برائے صوبہ آندھرا، اڑیسہ، کرناٹک کی بعض جماعتیں۔ ۲۰/۱/۹۳ تا ۲۰/۲/۹۳

(۴) مکرم عبد القدوس صاحب برائے صوبہ یوپی، راجستھان ۱۰/۱/۹۳ تا ۹/۲/۹۳

ناظم وقفِ جدید

افسوس! مولوی عبد الرحیم صاحب لکھنوی فاضل وفات پا گئے!

مورخہ ۲۲/اکتوبر ۱۹۹۲ء کو مولوی عبد الرحیم صاحب لکھنوی فاضل (آف بانسو کشمیر) انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز سری نگر میں مختصر سی علالت کے بعد اس جہان فانی سے بعمر ۷۰ سال رحلت پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اسی روز ان کی تدفین مرحوم کی وصیت کے مطابق باری پورہ کے احمدیہ قبرستان میں عمل میں آئی۔ مولیٰ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ علیین میں جگہ بخشے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مرحوم ایک جید عالم تھے اور ان کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت نصیب رہی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ (جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ وقفِ جدید کے انچارج تھے) کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بزرگان کرام و احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

مرحوم کے پسماندگان میں ایک بڑا خاندان، اکلوتی بیٹی (جو کہ مکرم عبد الرحیم صاحب ساجد کی زوجیت میں ہیں) ایک نواسہ اور چار نواسیاں ہیں۔

خاکسار۔ عبد الحمید ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر۔ یاری پورہ

دعائے مغفرت

خاکسار کے بہنوئی داماد مکرم لطیف احمد خان صاحب جاوید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ عادل آباد (آندھرا پردیش) مورخہ ۱۲/۱/۹۳ کو حرکت قلب بند ہونے سے اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا اور ایک سوگوار بیوہ چھوڑے ہیں سب سے بڑی بچی کی عمر نو سال کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے نیز ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ مرحوم کی تدفین احمدیہ قبرستان عادل آباد میں عمل میں آئی۔

خاکسار۔ حضرت صاحب [illegible] صدر جماعت احمدیہ [illegible] (کرناٹک)

تصحیح

بدر صد سالہ جلسہ سالانہ نمبر کے صفحہ ۲۵ پر مکرم خواجہ عبد المومن صاحب اوسلو۔ ناروے کی نظم بعنوان "صد سالہ جلسہ قادیان" شائع ہوئی ہے۔ اس کا آخری شعر سہو کتابت سے غلط شائع ہو گیا ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔ اصل شعر یوں ہے ؎

مومن کو خدا جلسہ صد سالہ دکھائے
یہ کام مرا تیرے ہی فرمان سے ہو گا

ادارہ اس سہو کتابت پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم شبیر محمد خان صاحب آف [illegible] (یوپی) کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکیوں کے بعد ۱۲/۱/۹۳ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے بچہ کا نام "عدنان محمد خان" تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں خاکسار مبلغ دس روپے اعانت بدر میں جمع کرواتے ہوئے بچہ کی صحت و سلامتی درازی عمر و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار۔ انیس احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد وفات پاگئے!

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

نہایت افسوس کے ساتھ احباب جماعت کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۹۱ء بوقت چار بجے شام وفات پاگئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مرحوم نے ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ قادیان میں حاصل کی بعد ازاں واپس اپنے وطن جاکر اعظم بیڑی فیکٹری کی بنیاد رکھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کاروبار میں بہت برکت ہوئی۔ کاروبار میں ترقی کے ساتھ ساتھ آپ نے مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تبلیغ احمدیت کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ آخری دم تک ہمیشہ تبلیغی مساعی اور جماعتی تربیتی کاموں میں مصروف رہے۔ تین طلباء کو اپنے خرچ پر مدرسہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے قادیان بھی بھجوایا۔ جن میں سے ایک مرکز سلسلہ میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ چار بیٹے۔ پانچ بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بڑا خاندان سوگوار چھوڑا ہے۔

مرحوم موصی تھے۔ اُن کا تابوت مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ء کو اپنے آبائی گاؤں جینت کنٹہ لے جایا گیا جہاں انہیں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷ دسمبر کو بعد نماز جمعہ نماز جنازہ غائب میں اُن کو بھی شامل فرما لیا تھا۔

اس موقعہ پر ادارہ بدر دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم سیٹھ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور تمام سوگوار خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اُن سب کو سیٹھ صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلاتے ہوئے خوبیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ بدر)

اعلانات نکاح

مورخہ ۹۱-۱۲-۸ کو نماز مغرب و عشاء سے قبل محترم مولانا [illegible] صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بلگام قادیان میں حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

★ [illegible] عزیزہ عطیۃ المجید بنت مکرم محمد عظمت اللہ صاحب ساکن کرنول کا نکاح عزیزم محمد [illegible] صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب مرحوم ساکن [illegible] کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ بیس ہزار روپے۔

★ عزیزہ [illegible] بنت مکرم محمد عظمت اللہ صاحب ساکن کرنول کا نکاح عزیزم [illegible] احمد خان صاحب ابن مکرم سردار محمد خان صاحب ساکن حیدر آباد [illegible] کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر کے عوض۔

اس موقعہ پر مکرم محمد عظمت اللہ صاحب نے مبلغ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(ادارہ)

★ عزیزم [illegible] احمد صاحب جنگوڑی ابن مکرم محمد عثمان صاحب جنگوڑی ساکن [illegible] کا نکاح عزیزہ وحیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب [illegible] کے ساتھ مبلغ چار ہزار پانچ صد ایک روپیہ حق مہر کے عوض۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم محمد عثمان صاحب جنگوڑی نے مبلغ ۲۵/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاکم اللہ۔

(سید محمود احمد [illegible] نائب صدر جماعت احمدیہ [illegible])

★ عزیزم [illegible] ادریس احمد [illegible] حیدر آباد کا نکاح عزیزہ امۃ المبارکہ صاحبہ بنت مکرم غلام حمید الدین صاحب [illegible] حیدر آباد دکن کے ساتھ مبلغ ۵۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض۔

مبلغ ۲۰/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔

(اکبر علی احمد حیدر آباد)

احباب ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔ (ادارہ)

★ میرے بیٹے عزیزم ناصر محمود خان کا نکاح عزیزہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم شیخ عبد المومن صاحب بنگالی قادیان کے ساتھ بعوض حق مہر تیس ہزار روپے مورخہ ۹۲-۱-۱۱ بعد نماز مغرب و عشاء مکرم سید عبد الحی صاحب ناظر نشر و اشاعت ربوہ نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ بعدہٗ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں موصوف نے دعا کرائی۔ خاکسار نے بطور اعانت بدر [illegible] روپے ادا کئے ہیں۔ (چوہدری عمر الدین خان درویش قادیان)

★ مورخہ ۴ جنوری ۱۹۹۲ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے عزیزہ امۃ الہادی صاحبہ بنت مکرم برادرم عبد الرحیم صاحب [illegible] کا نکاح عزیزم مکرم عبد الشکور صاحب ناک ابن مکرم محترم عبد السلام صاحب ناک صدر جماعت احمدیہ سرینگر کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر کے عوض پڑھا اور دعا کی۔ مبلغ تیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ (عبد الحمید ناک امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کشمیر)

★ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۹۱ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم ڈاکٹر تسلیم احمد شمس کا نکاح عزیزہ شگفتہ یوسف بنت محترم محمد یوسف خان صاحب (D.S.P) آف سرینگر کے ساتھ مبلغ ۳۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے پڑھا۔ اس خوشی میں خاکسار نے مبلغ ۵۰/- روپے اعانت بدر میں جمع کروا دئے ہیں۔ (خواجہ عبد القدیر گنائی آف بعدرواہ جموں کشمیر)

★ خاکسار کی بیٹی امۃ الشافی فریدہ بیگم کا نکاح مکرم نعیم احمد خان صاحب ولد مکرم رشید الدین خان صاحب مرحوم بھکت پور عادل آباد کے ساتھ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پڑھا گیا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے نیز خاکسار کی اہلیہ کا پیٹ کا آپریشن ہو چکا ہے۔ کامل صحت کے لئے اور جمیع اہل خانہ کی دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مبلغ ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(البشیر الدین احمد احمدی حیدر آباد)

جملہ رشتوں کے (فریقین کے لئے) ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

اعلانات نکاح و تقریب رخصتانہ

★ مورخہ ۹۱-۱۲-۲۰ بروز اتوار مکرمہ شکیلہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم ایس۔ آر عبد الخالق صاحب آف شموگہ کا نکاح مکرم ایس۔ ایم عزیز احمد صاحب ابن مکرم سید منیر احمد صاحب مرحوم ساکن کونسل ساگر کے ساتھ مبلغ ۸۵۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔

★ مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید منیر احمد صاحب آف ساگر کا نکاح مکرم ایس۔ آر عزیز احمد صاحب ابن مکرم ایس۔ کے عبد الرزاق صاحب آف شموگہ کے ساتھ مبلغ ۸۵۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ ہر دو نکاح مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری نے پڑھے۔ اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا۔ بعدہٗ مورخہ ۹۱-۱۲-۲۱ کو مکرم ایس۔ آر عزیز احمد صاحب نے مسنون دعوت ولیمہ کیا۔ اسی طرح مورخہ ۹۱-۱۲-۲۲ کو مکرم ایس۔ ایم عزیز احمد صاحب نے ساگر میں مسنون دعوت ولیمہ کیا۔ نکاحوں کی خوشی میں جانبین نے مبلغ دو صد روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

★ مورخہ ۹۱-۱۲-۱۲ کو مکرمہ فضل النساء صاحبہ بنت مکرم ایس۔ آر عبد الرؤف صاحب ساکن شموگہ کا نکاح مکرم عبد الرحیم صاحب باآبو ابن مکرم عبد السلام صاحب کے ساتھ مبلغ بارہ ہزار سات صد چھیاسی روپے (۱۲۷۸۶/-) حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اعلان نکاح کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ تیسرے روز مکرم عبد الرحیم صاحب باآبو نے مسنون دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ نیز انہوں نے [illegible] شادی کی خوشی میں مبلغ ۲۵/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ مکرم عبد الرحیم صاحب باآبو اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ خاندان کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔ (مقصود احمد [illegible] مبلغ سلسلہ شموگہ)

★ ہماری چھوٹی بہن سیدہ نزہت آراء صدر لجنہ مونگھیر بنت مکرم سید عبد الجبار صاحب مرحوم مونگھیر کا نکاح قبل ازیں مکرم سید احسان الکریم ابن مکرم مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کلکتہ کے ساتھ ہوا تھا کی رخصتی مورخہ ۸ جنوری ۱۹۹۲ء کو مونگھیر میں بخیر و خوبی انجام پائی۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ مبلغ ۲۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ (سید بشیر احمد سیکرٹری مال پٹنہ)

درخواستہائے دعا

● —— مکرم شیخ عبدالرشید صاحب ۵۰/- روپے اعانت بدر ادا کرکے تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے خالد عبدالناصر نے اللہ کے فضل و کرم سے بی۔یو۔ایم۔ایس (یونانی میڈیسن) میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

● —— خاکسار بعارضہ دورہ ... و کئی قسم کی بیماریوں سے مبتلا ہے۔ میری و میرے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور روحانی و جسمانی اصلاح کیلئے درخواست دعا ہے۔ (عبداللطیف ہندکی یو۔پی)

● —— مکرم محمد نسیم خان صاحب ہندکی ضلع فتحپور یوپی تحریر کرتے ہیں کہ میرے علاقہ کے جرائم پیشہ لوگ مجھے بہت پریشان کرتے ہیں زندگی اجیرن کر دی ہے ایک فائر کے نتیجہ میں گولی بھی لگی ہر شر سے محفوظ رہنے اور اہل و عیال کی روحانی جسمانی اصلاح کیلئے درخواست دعا ہے۔

● —— خاکسار کے نسبتی برادران مکرم غلام ناظم دین مکرم غلام حمیدالدین مکرم غلام نعیم الدین متوطن کبرگہ نیز خاکسار کی صحت و سلامتی کاروبار میں ترقی کے لئے نیز خاکسار کا لڑکا شیخ چاند کمپیوٹر کی ٹریننگ کر رہا ہے اس کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ ابراہیم نواں پیٹھ محبوب نگر)

● —— میری لڑکی مجیدہ بیگم کراچی میں زیادہ بیمار ہیں شکم میں درد ہے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ عبدالحکیم ریلی بازار اوکاڑہ)

● —— مکرم محمد عبداللہ شریف صاحب بیمار ہیں شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے (اعانت بدر ۱۵ روپے)

● —— مکرم ظہور احمد صاحب چنتہ کنٹہ کی خوشدامنہ محترمہ بیمار ہیں کامل شفایابی اور کاروبار میں ترقی و برکت کے لئے۔

● —— عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یونس صاحب جلال کوچہ حیدرآباد دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں (اعانت بدر ۲۵/- روپے)

(لضیر احمد خادم)

● —— میری اہلیہ مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ شدید درد شکم سے بیمار ہیں ڈاکٹروں نے ٹیومر کا خدشہ ظاہر کیا ہے مختلف ٹیسٹوں کے بعد آپریشن کیا جانا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور شفائے کاملہ و عاجلہ نیز حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔ (اعانت بدر ۱۵/- روپے)

(بشیرالدین احمد حیدرآبادی)

● —— خاکسار کی والدہ اور ماموں بیمار ہیں، کامل شفایابی کے لئے نیز خاکسار کی اہلیہ و بچی کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اعانت بدر ۲۵/- روپے) (سراج احمد سراج برہ پورہ بھاگلپور)

● —— میرے بیٹے سراج احمد بیمار ہیں کامل شفایابی کے لئے۔

(جی۔ ایم۔ عائشہ مرکرہ)

● —— بشریٰ بیگم مرکرہ ۲۵/- روپے اعانت بدر ادا کرکے اپنی صحت و سلامتی دینی دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

(احمدی)

● —— صاحبہ محترمہ ربوہ سے اسوخذ بانو منیب صاحبہ اپنے لئے اور والدین بہن (نعیم بشیر) کی دینی دنیوی ترقیات صحت و تندرستی اور جملہ پریشانیوں سے نجات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ (اعانت بدر ۵۰/- روپے)

(احمدی)

● —— خاکسار کی بیٹی عزیزہ عطیۃ القدوس سلمہا امسال H.S.E.I کے امتحان میں شریک ہو رہی ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے۔

(میر عبدالرحمٰن یاری پورہ)

● —— میرے بھائی ڈاکٹر کریم اللہ ظفر صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس حال مقیم پاکستان آجکل ملازمت کے سلسلہ میں پریشان ہیں بہتر ملازمت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (منعم اللہ خان جرمنی)

● —— میری پوتی سلمانہ رشید لندن جو ایم۔بی۔بی۔ایس کی طالبہ ہیں علیل ہیں ان کی شفایابی درازی عمر اور بہترین ڈاکٹر بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اعانت بدر و صدقہ ۲۰/- روپے) (رابعہ بیگم حیدرآباد سیکرٹری تبلیغ)

● —— مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ چاند صاحب (جو کہ زیر تبلیغ ہیں) تحریر کرتی ہیں کہ دل سے امام مہدی کو مانتی ہوں مگر حالات کچھ ایسے ہیں کہ بیعت کرنے سے قاصر ہوں۔ شوہر اور بچوں سمیت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

● —— مکرم محمد اسماعیل صاحب ودمان آندھرا ازاد خانہ کی صحت و تندرستی کے لئے۔

● —— محمد فضل صاحب ودمان C.R.P میں ٹریننگ کر رہے ہیں کامیابی کے لئے۔

● —— مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ مقیم جرمنی اپنی و اہل و عیال کی صحت و تندرستی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

● —— مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ مقیم جرمنی کے پاؤں پر شوگر کی وجہ سے زخم آگیا تھا دس ماہ تک زیر علاج رہے لیکن آرام نہ آنے پر ڈاکٹری مشورہ سے انگلی اور پھر پاؤں کا پورا پنجہ کاٹ دیا گیا موصوف اعانت بدر میں آٹھ صد روپے ادا کرتے ہوئے اپنی کامل شفایابی اور تندرستی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا کرتے ہیں۔

● —— مکرمہ سیدہ صوفیہ خانم صاحبہ نے جنوری ۱۹۹۱ء میں ECONOMICS سے پی۔ایچ۔ڈی کر لی ہے۔ موصوفہ راجدھانی کالج بھوبنیشور (اڑیسہ) کی HEAD OF THE DEPARTMENT ECONOMICS ہیں۔ ۵۰/- روپے اعانت بدر ادا کرکے مزید ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ (سید وثیق الدین احمد سیکرٹری مال بھوبنیشور)

● —— مکرمہ VINOY KUMAR SINHA اپنا رشتہ طے ہونے کی خوشی میں ۲۲/- روپے اعانت بدر ادا کرکے رشتہ کے بابرکت ہونے سرعت بہتر ہونے اور صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(سید بشیر احمد سیکرٹری مال پٹنہ)

ولادت

● —— خاکسار کے بیٹے عمران الحق کو اللہ تعالیٰ نے ۱۶ نومبر کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام کامران رکھا ہے دونوں بچے وقف نو میں شامل ہیں ان کی صحت، و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد اکرام الحق)

LOS ANGLES U.S.A

● —— عزیزم مکرم میاں محمد ایوب ملک ابن غلام رسول ملک صاحب آسنور کے ہاں بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۹۹۱ء لڑکا تولد ہوا جس کا نام "اویس" رکھا گیا ہے مکرم محمد ایوب صاحب ۲۵/- روپے اعانت بدر ۵۰/- روپے شکرانہ فنڈ ادا کرکے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

● —— خاکسار کے بیٹے محمد برہان الدین CRPF کو اللہ تعالیٰ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے ۲۷ ستمبر ۱۹۹۱ء کو پہلی اولاد نرینہ سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عرفان الدین رکھا گیا ہے عزیز کی صحت و سلامتی درازی عمر صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار بھی بینائی کی کمزوری اور صحت ٹھیک نہ رہنے کے سبب محتاج دعا ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر ۲۰/- روپے اعانت بدر ۴۰/- روپے شکرانہ ۵۰/- روپے شادی فنڈ میں ادا کئے گئے ہیں۔

(حکیم محمد محی الدین ودمان)

● —— میرے بیٹے ڈاکٹر محمد ادریس صاحب منیر ریسرچ سرکل آف

(GENETICS DEPT) جینکس ان میڈیکل سنٹر ہیوسٹن ۔ امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۷ دسمبر ۱۹۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے حضور انور نے بچے کا نام محمد لقمان تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت و تندرستی درازی عمر صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد اسماعیل منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ)

● میرے لڑکے محمد عبدالقادر سلمہ کو اللہ تعالیٰ نے 5 دسمبر ۱۹۹۱ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بچی کا نام "نصرت سلطانہ" تجویز فرمایا ہے ۔/۱۰ روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے زچہ بچی کی صحت و سلامتی اور خادم دین بننے نیز خاکسار کی صحت بھی بوجہ شوگر ٹھیک نہیں رہتی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد شمس الدین چندہ کنندہ محبوب نگر)

● میرے بڑے بھائی محمد فرید نلیجہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے جو تحریک وقف نو کے تحت وقف کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام معاذ احمد تجویز فرمایا ہے۔ بچے کی صحت و تندرستی، درازی عمر صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اولاد نرینہ صالحہ کی نعمت عطا کرے اور میرے لئے کاروبار میں برکت دے ۔/۵۱ روپے اعانت بدر) (محمد شبیر سونجہ اورنگ آباد)

دعائے مغفرت

● خاکسار کی دادی غلام بی بی چارکوٹ مورخہ 22/12/91 کو مولائے حقیقی سے جا ملیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (اعانت بدر ۔/۱۰ روپے)

(ماسٹر محمد ایوب بٹ چارکوٹ)

● میری اہلیہ وسیمہ بیگم صاحبہ 28 دسمبر ۹۱ء حیدرآباد میں طویل علالت کے بعد مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں مرحومہ کی مغفرت۔ بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(میر احمد صادق حیدرآباد)

● ہماری والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم مستری دین محمد صاحب درویش قادیان بعمر ۷۵ سال ۱۱ نومبر ۹۱ء کو جہلم پاکستان میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اگلے روز محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ نیک سیرت پابند صلوٰۃ و تہجد گزار تھیں ان کا سایہ سر سے اٹھ جانے سے سب عزیزوں کو دلی صدمہ ہوا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (8 ڈالر اعانت بدر)

(رانا سعید محمد پسر مستری دین محمد صاحب قادیانی درویش)

● محترم جناب قمر الدین صاحب صدیقی صدر جماعت احمدیہ میرٹھ ومکین و مقدم قصبہ انچولی بعمر 84 سال ۶ دسمبر ۹۱ء جمعہ و ہفتہ کی درمیانی شب میرٹھ میں مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ کا وجود اہل میرٹھ قصبہ انچولی اور گرد و نواح کے بیسیوں دیہات کے لئے نہایت مفید و بابرکت تھا بلا لحاظ مذہب و ملت ہر شخص کی بھلائی و خدمت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے متقی پرہیزگار اور نیک سیرت تہجد گزار اور صاحب رویا و کشوف تھے۔ آپ کی قربانی و ایثار کا ہر شخص معترف ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے انعامات و سرٹیفکیٹ بھی ملے ہیں آپ کے ذریعہ ہونے والے رفاہ عامہ کے کاموں میں اسکولوں کا قیام کنوؤں سڑکوں کی درستی خصوصیت کے حامل ہیں۔ آپ کی دیانتداری و خدمت کے عوض سابق وزیر اعظم جناب جواہر لال نہرو نے بھی انعامات دیئے تھے مرحوم نے ۵۲ سال تک شدید مخالفت کا سامنا کیا پھر بھی ہمیشہ ثابت قدم رہ کر جماعت کی شاندار خدمت بجا لاتے رہے۔ مرحوم نے اہلیہ محترمہ کے علاوہ سات بیٹے دو بیٹیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پڑپوتیاں و پڑنواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

اس موقعہ پر اراکین و ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ میرٹھ نے نہایت دکھ دلی رنج کا اظہار کرتے ہوئے ایک قرارداد تعزیت پاس کی ہے جس میں مرحوم کی خوبیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ (ریاض احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ میرٹھ)

اعلانات نکاح و تقریب شادی خانہ آبادی

● مورخہ ۱۲/۹۱ کو مکرم داؤد احمد صاحب خالد ابن مکرم خلیل الرحمن صاحب خان مرحوم کی شادی کے سلسلہ میں مسجد مبارک میں بعد نماز عصر دعا ہوئی اگلے روز برات امان پور ضلع ایٹہ (یو۔پی) کے لئے روانہ ہوئی جہاں پر ۱۲/۹۱ کو عزیزہ نصرت جہاں بنت مکرم نواب خان صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ۱۵/۱۲/۹۱ کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں قریباً 550 مرد و زن کو مدعو کیا گیا۔ (ادارہ)

● مورخہ ۲۸/۱۲/۹۱ بعد جلسہ سالانہ خاکسار کی سالی عزیزہ فاطمہ ہانیہ بنت مکرم جی۔ ایم۔ عنایت اللہ نسیم صاحب مرحوم بنگلور کا نکاح ہمراہ عزیزم میر عبدالسبحان صاحب ابن مکرم۔ میر عطاء الرحمن صاحب آف شموگہ محترم مولوی سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے مبلغ ۔/10000 (دس ہزار) روپے حق مہر پر پڑھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں دعا کرائی اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۔/۱۰۰ (ایک سو روپے) اعانت بدر ادا کئے گئے۔

(بی۔ ایم۔ خلیل احمد بنگلور)

● مکرم نور الدین صاحب لاڈجی ابن مکرم عبدالحی صاحب لاڈجی کا نکاح محترمہ نادرہ جبین صاحبہ بنت مکرم محمد عبدالسلام صاحب سگری ساکن یادگیر کے ساتھ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء پڑھا گیا۔ محترم عبدالحی صاحب لاڈجی نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۔/25 روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

● محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالحی صاحب لاڈجی کا نکاح مکرم رفیق الدین خان صاحب ابن مکرم عبدالعزیز خان صاحب بیدر ساکن یادگیر کے ساتھ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء میں پڑھا گیا۔ محترم عبدالحی صاحب لاڈجی نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۔/25 روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ یادگیر)

● مکرم نعیم احمد خان صاحب ولد مکرم رشید احمد خان صاحب مرحوم ساکن بھکتا پور ضلع عادل آباد اے پی کا نکاح مکرمہ امۃ اللہ فریدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر الدین احمد صاحب موسیٰ رام باغ حیدرآباد کے ساتھ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوا ہے۔ موصوف نے ۔/25 روپیہ اعانت بدر دیتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے نیز ان کے بھائی لطیف احمد خان عرف جاوید کا پچھلے ماہ دل کا حملہ ہونے کے سبب انتقال ہو گیا۔ ان کی بلندی درجات کے لئے بھی درخواست دعا عرض کرتے ہیں۔

(ادارہ)

● مکرمہ سیدہ زینت النساء صاحبہ بنت سید الیاس احمد صاحب آف شموگہ کرناٹک کا نکاح مکرم سید پاشاہ صاحب ابن سید محمد مغل الدین صاحب آف شموگہ کے ساتھ مبلغ ۔/5500 حق مہر پر مکرم سلطان محمود انور صاحب، ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ پاکستان نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پڑھا اس موقعہ پر مکرم میر فضل الرحمن صاحب عرف بشیر احمد صاحب نے اعانت بدر مبلغ ۔/25 روپے ادا کئے ہیں۔ (سید نعیل احمد۔ نائب صدر جماعت احمدیہ شموگہ)

● مسماۃ امۃ القدوس صاحبہ بنت غلام احمد عزیز خان صاحب آف حیدرآباد کا نکاح ہمراہ مکرم محمد منظور احمد صاحب ابن حسن محمد صاحب مرحوم آف چندہ کنندہ حیدرآباد بتاریخ ۲۹ دسمبر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں ہوا اس خوشی کے موقعہ پر غلام احمد عزیز خان صاحب کی طرف سے مبلغ ۔/۵۰ روپے اعانت بدر میں ادا اور بطور شکرانہ ۔/۵۱ روپے ادا کئے گئے اور محمد منظور احمد صاحب نے مبلغ ۔/۵۱ روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ (محمد شمس الدین حیدرآباد سیکرٹری تحریک جدید)

● میری لڑکی عزیزہ امۃ الرقیب کا نکاح عزیزم ایم بشیر احمد ابن مکرم .... صدر جماعت .... کے ساتھ صد سالہ جلسہ سالانہ پر مورخہ ۲۸/۱۲/۹۱ بعد مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں ہوا خاکسار نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر کے لئے مبلغ ۔/۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔

(عبدالحمید آسنسول)

بقیہ صفحہ ۱۱

جو اس سفر کے دوران وقوع پذیر ہوئے حضور اقدس نے بتایا کہ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہی وہ بستی ہے جس نے ہمیں مکہ اور مدینہ سے ملا دیا ہے۔ ہم دنیا کے کسی کونے میں کیوں نہ ہو اس بستی سے طبعاً پیار ہے۔

قادیان کا یہ سفر پہلا ہے آخری نہیں۔ اس کامل یقین پر قائم رہیں کہ میں دوبارہ واپس آؤں گا۔ میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جائے تو اسی قادیان کی سرزمین میں رکھی جائیگی۔ آخر میں حضور نے حکومت ہند اور حکومت پنجاب کا شکریہ ادا کیا۔ ہم ان حکومتوں کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ قادیان کے غیر مسلموں کے لئے بھی دعا کریں گے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت بھرائی ہوئی آواز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' فرما کر بہت زور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی الفاظ میں "مبارک سو مبارک کہا" اس کے جواب میں ہزاروں سامعین نے بھی مُبارک سو مبارک کہا۔ یہ سن کر حضور انور نے جزاکم اللہ احسن الجزاء کی دعا بلند فرمائی۔

اس کے . . . ہزاروں ہزار احباب ایک دوسرے کو مبارک سو مبارک کہتے ہوئے مبارک باد دیتے اور مصافحہ و معانقہ کرتے رہے۔

اس کے بعد محترم سلطان محمود صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۵ کے قریب نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اور اجتماعی دعا کی اس تقریب میں حضور اقدس ایدہ اللہ بھی بنفس نفیس موجود رہے۔ اور دُعا میں شریک ہوئے۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد ۴۰ افراد کی حضور اقدس ایدہ اللہ نے بیعت قبول فرمائی۔ اور اس کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ اور تمام نومبائعین کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

اس طرح یہ بابرکت اور پُرشوکت جلسہ اپنی تمام برکتوں کو اپنے اندر سمیٹتے ہوئے ایک تاریخ ساز سنگ میل کی حیثیت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تاریخی جلسہ کی تمام برکات ساری دنیا میں پھیلا دے اور ساری دنیا میں ایک نئے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

بقیہ صفحہ ۴

تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضور انور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ میں اس قسم کی تقاریب کو پسند نہیں کرتا جو طبیعت پر گراں گزرتی ہیں اس لئے اپنے خطاب کے حصہ کو حذف کروا دیا تھا۔ اب میں جواب ایڈریس کے طور پر نہیں بلکہ چند باتیں قادیان کی آمد سے متعلق مختصر ذکر کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں تفصیلی باتیں انشاء اللہ جلسہ پر ہونگی۔ دوپہر کے بعد حضور انور مخزن تشریف لائے۔ دفتری امور کے علاوہ دفتری و دیگر ضروری ملاقاتوں نیز ڈاک کے کام کے بعد نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے حضور ایدہ اللہ مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ بعد نماز مغرب مجلس سوال و جواب کی صورت میں مجلس عرفان منعقد ہوئی جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

درخواست دُعا:- میری بیٹی عزیزہ مسرت طلعت اہلیہ مکرم جمیل احمد صاحب بگ کلکتہ کے ہاں ولادت ہونے والی ہے۔ بخیریت تمام مراحل انجام پانے اور اولاد صالحہ نرینہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے (مبلغ ۵۰ روپیہ اعانت بدر)

(خاکسار۔ نصرت جہاں اہلیہ عبدالعظیم صاحب درویش قادیان)

۲۔ خاکسار کے بہنوئی محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب امریکہ نیوجرسی کے پیٹ کے کینسر کا آپریشن ہوا ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: میر محمود اللہ نزیل قادیان)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: ۶۲۹۴۴۳

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے (ترمذی)

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

PHONE:- 04524 - 649

پروپرائیٹر:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO
OFF:- 6378622
RESI:- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP-SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD.
(ANDHERI EAST) BOMBAY-800099

ارشادِ نبوی
بجلّوا المشائخ
(ترجمہ) بزرگوں کی تعظیم کرو
منجانب:- پرویز احمد بمبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ میسنگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ہر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
نے پیش کش ہے
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
بانی پولیمرز۔ کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
(ٹیلیفون نمبرز)
۶۲۰۶-۵۱۱۷-۴۰۲۸-۴/۳